WWW. ZUM ZUM.COM/KHATME-NUBUWWAT

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۱۴ تا ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۷ تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۱۱

کلیدی عہدوں پر
قادیانیوں کی تقرری
قابل تشویں
حکومتی اقدام

مرزائی مشن کا نصب العین

مجاہد صحافی
مولانا محمد مسعود اظہر
کے بھارتی زندانوں
میں اذیت ناک
چار سال

فخر الدین
ملتانی
کا قادیان
میں قتل

بشپ
کی
خودکشی

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

(عمران خان شیخ، کراچی)

س..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی تعداد کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے صاحبزادے اور صاحبزادیاں تھیں؟

ج..... "نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم" فصل ۲۹ میں ازواج مطہرات کے اسمائے گرامی علی الترتیب یہ لکھے ہیں:

(۱) حضرت خدیجہؓ (۲) حضرت سودہؓ (۳) حضرت عائشہؓ (۴) حضرت حفصہؓ (۵) حضرت زینب بنت خزیمہؓ (نکاح کے دو مہینے بعد وفات پاگئیں)، (۶) ام سلمہؓ (۷) زینب بنت جحشؓ (۸) حضرت جویریہؓ (۹) حضرت ام حبیبہؓ (۱۰) حضرت صفیہؓ (۱۱) حضرت میمونہؓ حضرت خدیجہؓ اور حضرت بنت خزیمہؓ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انتقال ہوا، باقی تو تاحیات ساتھ رہیں۔

اولاد کی ترتیب اسی فصل میں یہ لکھی ہے:

حضرت زینب، حضرت قاسم، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن حضرت عبداللہ، طیب طاہر انہی کے لقب ہیں۔

س..... میں نے سنا ہے کہ قرآن میں کوئی ایسی آیت مبارکہ ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ "میں اس کا خدا ہوں جس کا علی خدا ہے" آپ بتائیں کیا یہ سچ ہے؟ کیونکہ میں قرآن پڑھا ہوا نہیں ہوں؟

ج..... ایسی کوئی آیت قرآن میں نہیں۔

س..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ مبارک حضرت آدم علیہ السلام تک کس کتاب میں لکھا ہے؟

ج..... سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے، لیکن قابل اعتبار نہیں۔

س..... عربی حرف "ض" کو کس طرح ادا کرنا چاہئے؟

ج..... کسی قاری سے مشق کرلی جائے۔ والسلام

(فضل عظیم، سعودی عرب)

س..... کیا میرے بھائی میری کمائی میں کسی قسم کے حصے کے حقدار ہیں؟ اور کیا وہ اس کا مطالبہ کرسکتے ہیں؟

ج..... آپ کی کمائی میں سے کسی چیز کے حقدار نہیں۔ (واللہ اعلم)

س..... ہمارے مکان کی زمین ہمارے اجداد کی ہے جبکہ تعمیر میری، اب بھائی اس مکان میں کمروں کا مطالبہ کرتے ہیں، کیا وہ اس کا حقدار نہیں؟

ج..... زمین کی قیمت تین بھائیوں کے درمیان تقسیم ہوگی، اور تعمیر چونکہ آپ کے ذاتی پیسے سے ہوئی ہے اس لئے وہ صرف آپ کا حق ہے، بھائیوں کا حق نہیں۔ (واللہ اعلم)

س..... میرے بھائیوں نے میری غیر موجودگی میں گھر کا سارا سامان فروخت کردیا اور اس کی رقم دینے سے انکار کردیا، کیا میں شریعت کی رو سے ان سے سامان واپس لینے کا حقدار ہوں؟

ج..... آپ کا ذاتی سامان ان کے لئے حلال نہیں، ان کا فرض ہے کہ آپ کا سامان واپس کردیں۔ (واللہ اعلم)

(قاری کامران احمد، حیدر آباد)

س..... قادیانیوں کا مبلغ منصور احمد غازی، جس کا محلے نے بائیکاٹ کررکھا تھا، اپنا مکان فروخت کررہا ہے، میری اور میرے احباب کی خواہش ہے کہ یہ جگہ قادیانی سے خرید لی جائے اور یہاں جامعہ ختم نبوت قائم کیا جائے، اس سلسلے میں آنجناب کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے ہیں؟

ج..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اگر اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں اور مندر کی جگہ مسجد تعمیر کردی جائے تو اس سے زیادہ خوشی کی کیا بات ہوگی؟ والسلام

(حاجی علی گل، حیدر آباد)

س..... لوگ کہتے ہیں کہ شراب ایسی ناپاک چیز ہے کہ کپڑے پر لگ جائے تو وہ کپڑا صاف نہیں ہوگا بلکہ اس کو قینچی سے کاٹنا ہوگا، کیا یہ بات صحیح ہے؟

ج..... شراب پیشاب کی طرح ناپاک ہے، کپڑا دھونے سے پاک ہوجائے گا، قینچی سے کاٹنا غلط ہے۔

س..... شراب پینے والے کا نماز، روزہ اور حج قبول ہے یا نہیں؟

ج..... توبہ نہ کرے، تو قبول نہیں ہوتا۔

(ہما سعید، کراچی)

س..... کیا "رملہ" نام رکھنا صحیح ہے؟ جبکہ یہ نام حضرت ام حبیبہؓ کے نام کی مناسبت سے رکھا گیا ہو؟

ج..... "رملہ" کی جگہ "ام حبیبہ" رکھ لیجئے۔

بیاد:
☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ
☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۱۴۔۲۰ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۷ تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء | شمارہ ۱۱

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا
مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

☜	(اداریہ)	4
☜ مسلمانوں کا عروج اور زوال	(محمد صدیق فضل)	6
☜ مرزائی مشن کا نصب العین	(مولانا منظور احمد بجوی)	9
☜ بشپ کی خودکشی	(ضیاء الاسلام زبیری)	12
☜ فخر الدین ملتانی کا قادیان میں قتل	(مولانا اللہ وسایا)	14
☜ مجاہد صحافی مولانا محمد مسعود اظہر کے بھارتی زندانوں میں تو بیت تک چار سال	(مفتی محمد جمیل خان)	16
☜ تحریک وحدت الادیان نیا باطل فتنہ	(مولانا محمد عمر فاروق شیخ)	18
☜ موجودہ عالمی بگاڑ اور مسلمانوں کی ذمہ داری	(شمس الحق ندوی)	19
☜ تبصرہ کتب		21
☜ ٹنڈو آدم میں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس		22

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
خرم
فیصل عرفان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر ، یورپ افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۲۵ روپے سہ ماہی: ۶۵ روپے
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت' نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
لندن دفتر: 35 STOCKWELL GREEN LONDON. SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیرھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

۹ر اگست ۹۸ء بروز اتوار کو انگلینڈ کے مشہور شہر برمنگھم میں تیرھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد سینٹرل جامع مسجد میں امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان مولانا خان محمد مدظلہ کندیاں شریف کی زیر صدارت ہو رہا ہے۔ کانفرنس میں مہمانان خصوصی کی حیثیت سے جمعیت علمائے ہند کے امیر اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی' جمعیت علماء اسلام پاکستان کے قائد اور مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین مولانا فضل الرحمن   ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے کالم نگار و تحفہ قادیانیت کے مؤلف شیخ طریقت حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' شیخ طریقت مولانا سید محمد انور نفیس رقم' شاہین ختم نبوت تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے مؤلف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم مولانا اللہ وسایا' قادیانی عقائد کے مؤلف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری' ورلڈ اسلامک فورم کے سربراہ مولانا زاہد الراشدی' ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیلجیئم کے امیر قاری عبدالحمید' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے امیر مولانا مشتاق الرحمن شریک ہوں گے۔ مہمان مقررین میں سواد اعظم اہلسنت پاکستان کے مولانا محمد طیب نقشبندی' مولانا احسان اللہ ہزاروی' جمعیت علمائے اسلام سمیع الحق گروپ کے مولانا اقبال اللہ' جمعیت اشاعت التوحید پاکستان کے مولانا قاری خلیل احمد بندھانی' شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ سکھر' انٹرنیشنل سیرت فورم کے سربراہ مولانا شمس الحق مشتاق' اقراء روضۃ الاطفال کے نائب مدیر مفتی خالد محمود' جنگ اسلامی صفحہ اقراء کے نگران مفتی محمد جمیل خان' سواد اعظم اہلسنت کے قاری عمر خطاب' قاری حکیم محمد رفیق' فضلاء جامعہ بنوری ٹاؤن کے مولانا عزیز الرحمن رحمانی' سپاہ صحابہ پاکستان سندھ کے صدر مولانا محمد احمد مدنی' جمعیت علمائے برطانیہ کے مولانا عبدالرشید ربانی' مفتی محمد اسلم' مولانا محمد اسلم' قاری محمد ازہر' پیر محمد انور' مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی' دعوۃ اکیڈمی لیسٹر کے مولانا محمد سلیم دھورات' ورلڈ اسلامک مشن کے مولانا محمد عیسیٰ منصور پوری' جامعہ اسلامیہ نوٹنگھم کے سربراہ مولانا محمد کمال' دارالعلوم بری کے رئیس مولانا محمد یوسف متالا' مولانا محمد ہاشم' مفتی شبیر احمد' مولانا علی بھائی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنگلہ دیش کے مولانا عبید الحق' مولانا نورالاسلام' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ کے نگران حاجی عبدالرحمن یعقوب باوا' مولانا بلال' فیصل' یورپ کے نگران مولانا منظور احمد الحسینی' جامع مسجد گلاسکو کے خطیب مولانا مفتی محمد مقبول' مرکزی جمعیت علماء برطانیہ کے مولانا امداد اللہ قاسمی' جمعیت علماء برطانیہ کے مولانا محمد موسیٰ پانڈور' محمد ایوب میمن' حافظ محمد اکرام' مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی' مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے استاذ حدیث مولانا سیف الرحمن درخواستی' جامع مسجد لیسٹر کے خطیب مولانا آدم ایلیا' جمعیت علماء اسلام کے حافظ ریاض درانی' قاری محمد ابراہیم آف بہودی' مولانا تاج محمد' مولانا ابرار احمد' قاری عتیق الرحمن کے علاوہ انگلینڈ کے مختلف علماء کرام کانفرنس کی دو نشستوں سے خطاب کریں گے۔ کانفرنس کا آغاز صبح نو بجے دارالعلوم کراچی کے استاذ قاری عبدالمالک کی تلاوت سے ہوگا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ نعت پیش کیا جائے گا۔ نماز ظہر کا وقفہ ایک بجے ہوگا۔ دوسری نشست ڈھائی بجے قاری محمد ابراہیم کی تلاوت سے شروع ہوگی۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کانفرنس میں خصوصی مقالہ پیش کریں گے جبکہ مولانا محمد اسعد مدنی' مولانا فضل الرحمن موجودہ حالات کے تناظر میں خصوصی خطاب فرمائیں گے۔ قادیانیت کے سلسلے میں مولانا اللہ وسایا اور مولانا زاہد الراشدی انسانی حقوق کے حوالے سے خصوصی رپورٹ' مولانا منظور احمد الحسینی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تاریخی تجزیہ اور حاجی عبدالرحمن یعقوب باوا انگلینڈ کی سالانہ رپورٹ پیش کریں گے۔ آخر میں امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد خصوصی دعا کے ساتھ جاں نثاران ختم نبوت کو اگلے مشن کے لئے رخصت کریں گے۔ کانفرنس کی تیاری کے سلسلے میں گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی پورے انگلینڈ میں لوگوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے کے لئے دوروں کا اہتمام کیا گیا جس کے دوران تقریباً ایک ہزار کے قریب مساجد میں چھوٹے چھوٹے پروگرام کئے گئے۔ بعض بڑے شہروں میں مقامی طور پر ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ پہلے مرحلے میں حاجی عبدالرحمن یعقوب باوا نے مقامی علمائے کرام کے ہمراہ مختلف شہروں میں پروگرام کئے جبکہ مولانا منظور احمد الحسینی نے جرمنی اور لندن شہر میں پروگرام ترتیب دیئے۔ دوسرے مرحلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی نے انگلینڈ کا ملک گیر دورہ کیا اور ۲ جولائی سے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' شیخ طریقت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا اللہ وسایا' مفتی خالد محمود' صاحبزادہ حافظ محمد عابد' احمد عثمان ایڈووکیٹ' مولانا محمد جمیل خان اور دیگر پاکستان کے علمائے کرام نے مختلف شہروں میں ختم نبوت کے اجتماعات اور مساجد میں درس قرآن' درس حدیث کے پروگراموں سے خطاب کرتے ہوئے ۹ر اگست کو سینٹرل مسجد میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے لوگوں کو آمادہ کیا۔ انگلینڈ کے مختلف شہروں کی مساجد سے لوگوں نے یقین دلایا کہ گزشتہ سالوں کی طرح کوچوں' ویگنوں اور کاروں کے ذریعے ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے پہنچیں گے۔ ان دوروں کے بعد علمائے کرام کے تاثرات تھے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ مسلمانوں کی گہری وابستگی کی بنا پر اندازہ ہے کہ کانفرنس میں ہزاروں افراد شرکت کریں گے۔ کانفرنس کے سلسلے میں سینٹرل مسجد کی انتظامیہ سے اجازت کے مراحل طے پاگئے ہیں اور جمعیت علمائے برطانیہ کے رضاکار مفتی محمد اسلم' مولانا نور شید' حاجی معصوم خان' مولانا عزیز الرحمن توحیدی' مولانا ابراہیم سیالکوٹی' مولانا گل محمد' مولانا محمد سلیم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا محمد اکرم طوفانی' حاجی عبدالرحمن یعقوب باوا' مفتی محمد جمیل خان' احمد عثمان ایڈووکیٹ' سید عمران زکی' پیر محمد انور' مولانا عزیز الرحمن رحمانی' قاری محمد ابراہیم آف بہودی' محمد اشفاق پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کانفرنس کی

تیاریوں' حفاظتی اقدامات' مہمانوں کی ضیافت وغیرہ کے انتظامات کرے گی۔ جمعیت علمائے برطانیہ بھی تنظیم کی جانب سے مہمانوں کے عشرانہ کا اہتمام کیا جائے گا جبکہ کانفرنس میں شریک ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت اپنے انتظامات کے ساتھ شرکت کریں گے۔

کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کی تقرری' قابل تشویش حکومتی اقدام

گزشتہ پچاس سال سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما چیخ چیخ کر حکومت کو متنبہ کر رہے ہیں کہ کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کی تقرری ملک اور ملت دونوں سے غداری ہے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے پاکستان بنتے ہی اعلان کر دیا کہ ہم سیاست سے لاتعلق ہیں اور کسی عہدے اور منصب کے خواہش مند نہیں۔ ہم تو اس ملک کو بچانا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بلند کرنا چاہتے ہیں۔ تمہارے اقتدار کے لئے بہتر ہے کہ ملک کے وفادار لوگ تمہارے ساتھ ہوں' جن لوگوں نے انگریزوں کی کاسہ لیسی کی ہو' تحریک آزادی کو روکنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے پچاسوں کتابیں لکھیں۔ باؤنڈری کمیشن میں پاکستان کا مقدمہ صحیح پیش نہیں کیا۔ قادیانیوں کی طرف سے قادیان کو آزاد مذہبی ریاست بنانے کا مطالبہ کیا' اکھنڈ بھارت کے لئے کوششیں کیں' اس کے باوجود پاکستان بننے کے بعد ان لوگوں کو عہدوں پر فائز کر کے بعد برطانیہ کے دباؤ پر سر ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنانا پاکستان کے ساتھ سب سے پہلی دشمنی تھی یہی وجہ ہے کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام کے ساتھ مل کر پاکستان بنتے ہی پہلا مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ان کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے' لیکن پاکستان بنتے ہی اقتدار مفاد پرستوں کے ہاتھوں میں آ گیا۔ قائد اعظم بیمار ہو گئے' وزیر بے سردار اور انگلینڈ کے پڑھے ہوئے لوگوں نے حکومت کے لئے گدھوں کی طرح اکٹھے ہو گئے اور پاکستان کو چلا کرنے کا کام شروع کیا۔ سر ظفر اللہ قادیانی نے کوئی کوشش ایسی نہیں چھوڑی کہ پاکستان کو اسلامی ممالک سے دور کر دیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت کا نذرانہ پیش کر کے سر ظفر اللہ قادیانی کو اس کلیدی عہدے سے ہٹایا۔ اس کے بعد ایک حد تک اطمینان ہوا جنرل یحییٰ کے دور میں قادیانی ایم ایم احمد نے مشرقی پاکستان میں اہم کردار ادا کیا لیکن پھر ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور میں قادیانیوں نے کلیدی عہدوں پر کسی طرح قبضہ کر لیا۔ آرمی میں بہت سارے جرنیل قادیانی بن گئے۔ فضائیہ کا سربراہ قادیانی بن گیا اس نے مرزا ناصر کو سالانہ جلسے کے موقع پر سلامی دلوائی۔ ان تمام کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کو دیکھ کر مرزا ناصر اور مرزا طاہر کو اپنے باپ کی طرح پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا خواب نظر آنے لگا اور مرزا طاہر نے خدام الفرقان فورس کے نام سے ایک مسلح جماعت تیار کرنا شروع کی۔ ربوہ ایک طرح سے فوجی کیمپ بن گیا' قادیانی فوجی آرمی کی آڑ میں اسلحہ کا ذخیرہ دینے لگے' انہی دنوں نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر مرزا طاہر نے حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کا آغاز کیا' مطالبے رکھے گئے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو' ربوہ کو کھلا شہر قرار دو' کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کرو' حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا اور ربوہ شہر کے ایک حصے میں مسلمانوں کو رہنے کی اجازت دی' کلیدی عہدوں سے نہیں ہٹایا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ قادیانی شرارت کرتے رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مطالبہ کرتی رہی۔ بڑی مشکل سے فوج سے کسی طرح قادیانی ریٹائر ہوئے تو آگے مراحل کے لئے کچھ پابندیاں ہوئیں۔ گزشتہ دور میں ان میں کچھ کمی ہوئی لیکن اس دفعہ ہمارے نواز شریف صاحب جب سے تشریف لائے ہیں اور ان کو بھاری اکثریت حاصل ہوئی ہے تو پتہ نہیں ان کی عقل پر پردہ پڑ گیا یا خدانخواستہ ان کے اعمال نامے میں گناہوں میں اضافے کرا کر مکمل کرنا چاہتے ہیں یا کوئی اور وجہ ہے۔ اس وقت ان کے دل میں قادیانیوں کے لئے کوئی نرم گوشہ ہے ہماری معلومات کے مطابق ان کی حلف برداری کی تقریب میں ان کے ایک قادیانی استاد کو کراچی سے بلا کر شریک کیا گیا اور بتایا گیا اس منصب قادیانی کے اثرات ہیں کہ ان کے ذاتی معالج کی حیثیت سے قادیانی ڈاکٹر بریگیڈیئر عظمت رشید کو ذاتی معالج مقرر کیا گیا۔ نواز شریف حضور اکرم ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور ذاتی معالج (قادیانی) کی حیثیت سے حضور اکرم ﷺ کو دکھ ہو رہا ہے۔ اس سے حضور اکرم ﷺ کو جو اذیت ہوتی ہوگی اس کا اندازہ نواز شریف خود کریں۔ کنور ادریس اور جس کے خلاف نگران وزیر کے وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تحریک چلائی تھی اس کو ولی ایل میں بڑی تنخواہ پر لگایا گیا' پاکستان اسٹیٹ آئل ملتان کے چیئرمین قادیانی کا تقرر کیا گیا' مزید کراچی میں قادیانی کو سپرنٹنڈنٹ بنایا گیا۔ یہ تمام عہدے اتنے حساس ہیں کہ قادیانی ہزاروں مسلمانوں کو گمراہ کر سکتے ہیں۔ ملت اور ملک کو ہر طرح سے نقصان پہنچا سکتے ہیں اور یہ ہمارے نزدیک بہت ہی تشویش کا معاملہ ہے' وزیر اعظم نواز شریف صاحب اس سے لاعلم ہیں۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ وہ مجیب الرحمن وکیل جس کی تمام تر زندگی قادیانیوں کے مقدمے لڑتے ہوئے گزری' اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے اس نے عدالتوں میں مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو ختم کرنے کے لئے مقدمات لڑے' کھلم کھلا حضور اکرم ﷺ کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو احتساب سیل میں سرکاری وکیل بنا کر گھر بیٹھے لاکھوں روپے کی فیس دی جا رہی ہے۔ ایک ایسی حکومت پر اور ان کے کارندوں پر۔ کیا اس کا جواب سیف الرحمن اور وزیر اعظم صاحب دیں گے کہ کس قابلیت کی بنا پر اس کو اس اعزاز سے نوازا گیا؟ کیا اقتدار کے لئے حضور اکرم ﷺ کی عظمت کو قربان کر دیا جائے۔ نواز شریف صاحب! آپ دیندار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں سال میں کئی مرتبہ حضور اکرم ﷺ کے دربار میں حاضری دینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں' کیا آپ کے لئے یہ جائز ہے؟ آپ کو حضور اکرم ﷺ کی شفاعت درکار نہیں؟ قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے؟ اگر آپ کے دل میں حضور اکرم ﷺ کی ذرا سی بھی عظمت ہے تو فوری طور پر ان عہدوں سے حضور اکرم ﷺ کے ان دشمنوں کو ہٹا دیں ورنہ آپ کا اقتدار ہمیشہ اسی طرح بحرانوں میں رہے گا اور آخر کار ذلیل و خوار ہو کر اقتدار سے برطرف کئے جائیں گے۔

محمد صدیق فضل

مسلمانوں کا عروج و زوال

چھٹی صدی عیسوی بلاشبہ انسانی تاریخ کا نازک ترین دور تھا انسانیت پستی اور تاریکی کی طرف جارہی تھی اور اپنے آخری نقطے کی طرف پہنچ گئی تھی۔ روئے زمین پر اس وقت کوئی ایسی ہستی کوئی ایسی طاقت نہیں تھی جو اس گرتی ہوئی انسانیت کو تھام سکے اور اس کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے روک سکے انسان اس صدی میں خدا کو فراموش کرکے کامل طور پر خود فراموش بن چکا تھا وہ اپنے انجام سے بالکل بے خبر اور اچھے برے کی تمیز کھو چکا تھا۔ پیغمبروں کی دعوت عرصہ دراز سے دب چکی تھی اس دور میں بڑے بڑے مذاہب بچوں کے کھلونے کی طرح تختہ مشق بن چکے تھے اگر یہ ممکن ہوتا کہ ان مذاہب کے پیشوا دنیا میں آکر اپنے دین کا حال دیکھ لیں تو وہ قطعاً" اپنے دین کو نہ پہچان سکتے نظام حکومت حد درجے ابتر تھا۔ حکام کی سخت گیری اور عوام کی اخلاقی برائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام قومیں اپنے اندرونی مسائل میں الجھ کر رہ گئی تھیں۔ مذہب عیسائیت میں اس درجے تفصیل و وضاحت نہ تھی کہ جس کی روشنی میں زندگی کے اہم مسائل سلجھائے جاسکیں یا اس کی بنیاد پر تمدن کی تعمیر ہوسکے یا اس کے زیر ہدایت کوئی سلطنت چل سکے جو کچھ تھا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا ہلکا سا خاکہ تھا بعد میں بادشاہوں نے اس میں جہالت کی امیزش کردی بلاآخر مسیحیت چند بے جان مراسم اور بے کیف عقائد کا نام رہ گیا۔

دور جاہلیت میں عرب اپنی بعض فطری صلاحیتوں اور بعض عادات و اخلاق میں تمام دنیا میں ممتاز تھے فصاحت و بلاغت' شہسواری و شجاعت میں کوئی ان کا ہمسر نہیں تھا لیکن انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات سے دور ایک جزیرہ نما جگہ میں صدیوں سے مقید رہنے کی وجہ سے اور باپ دادا کے دین اور قومی روایت پر سختی سے قائم ہونے کے سبب وہ اپنی اخلاقی حیثیت سے بہت گر چکے تھے۔ جاہلی معاشرے میں عورت کے ساتھ ظلم و بدسلوکی عام طور سے روا سمجھی جاتی تھی اس کے حقوق پامال کئے جاتے تھے اس کا مال مرد اپنا مال سمجھتے' وہ ترکہ اور میراث میں کچھ حصہ نہ پاتی دوسرے سامان اور حیوانات کی طرح وہ بھی وراثت میں منتقل ہوتی رہتی کھانوں میں بہت سی چیزیں صرف مردوں کے لئے خاص تھیں۔ کثرت نفرت اور مفلسی کے ڈر کی وجہ سے بچیاں زندہ درگور کردی جاتیں۔ غرض اس دور میں روئے زمین پر کوئی' ایسی قوم نہ تھی جو مزاج کے اعتبار سے صالح کہی جاسکے اور نہ کوئی ایسی سوسائٹی تھی جو شرافت اور اخلاق کے اعلیٰ مرتبوں کی حامل ہو اور نہ کوئی ایسا دین تھا جو انبیاء کرام علیہم السلام کی صحیح نسبت رکھتا ہو ایسے وقت میں انسانیت پر نزع کا عالم طاری تھا دنیا اپنے تمام سازو سامان کے ساتھ ہلاکت کے گہرے غار میں گرنے والی تھی۔ عین وقت اللہ تعالیٰ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلام کو وحی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اس جاں بلب انسانیت کو نئی زندگی بخشی اور لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں کی طرف لائے آپ کی بعثت نے مسلمانوں کو نئی زندگی' نئی قوت' نئی حرارت اور نیا ایمان بخشا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے دنیا کی نئی تاریخ اور انسانیت کی نئی عمر شروع ہوئی جاہلیت اور اسلام کے درمیان جو فاصلہ تھا اس سے بڑا کوئی فاصلہ نہیں' لیکن یہ فاصلہ جس سرعت سے طے ہوا دنیا میں کہیں اس کی نظیر نہیں ملتی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد دنیا والوں کو جنت کی بشارت اور آخرت کے عذاب سے ڈراتا تھا' آپ ساری دنیا کو روشن اور کفر کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے مبعوث کئے گئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب تمام انسانوں اور پورے انسانی ضمیر سے تھا۔ آپؐ کا تیر صحیح نشانے پر بیٹھا' آپ نے جاہلیت کی شہ رگ پر وار کیا جس سے جاہلیت تلملا اٹھی اور سارا عرب جو جاہلیت کا سب سے بڑا قلعہ تھا' لڑنے کے لئے آگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلام اپنی دعوت پر جتے رہے' مخالفت کے طوفان اٹھے فتنے کی آندھیاں آئیں اور نکل گئیں' مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرا بھی جنبش نہ کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے کہہ دیا اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند بھی رکھ دیں تو بھی میں دعوت کے کام سے باز نہیں آؤں گا۔ قریش نے اس دعوت کے مقابلے گھٹنے ٹیک دیئے اور جہالت کے پرچم تلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکھڑے ہوئے تمام ملک میں آپ کے خلاف آگ لگادی۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اس شیر دل کا کام تھا جو موت سے نہ ڈرتا ہو' جو اپنے عقیدے اور یقین کے لئے آگ میں کودنے اور انگاروں پر لوٹنے کے لئے تیار ہو' ان حالات میں کچھ لوگوں نے ان چیزوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آپ کی دعوت پر لبیک کہا۔ اور اسلام کی خاطر ہر قسم کی مصیبتیں اور ہر

قسم کی تکلیفیں برداشت کیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایمانی تربیت و تکمیل کا سلسلہ جاری رہا قرآن برابر ان کے قلوب کو گرمی اور طاقت بخشتا رہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس سے ان کو استحکام' خواہشات نفس پر قابو رضائے الٰہی کی سچی طلب اس کی راہ میں اپنے کو مٹانے کی عادت حاصل ہوگئی تھی' وہ ہر حال میں آپ کی اطاعت فرض سمجھتے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہربات ماننے کی عادت پڑ گئی تھی' شرک و کفر کی گتھی جب سلجھ گئی تو ساری گتھیاں ہاتھ لگاتے ہی سلجھ گئیں۔ آخرت کے عقیدے نے مسلمانوں کے قلوب میں ایسی دلیری بھردی تھی جو بالکل خارق عادت تھی۔ معرکہ احد میں جبکہ بہت سے مسلمان میدان چھوڑ چکے تھے۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے انہوں نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو سامنے دیکھا تو کہنے لگے اے سعد! جنت کی خوشبو احد پہاڑ کی طرف سے آرہی ہے' انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نے ۸۰ سے زیادہ زخم ان کے بدن پر پائے۔ مشرکوں نے ان کے جسم کو پارہ پارہ کردیا تھا جس کی وجہ سے سوائے ان کی بہن نے انگلی کے پورے سے ان کی شناخت کی' اب پورے معاشرے میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوگیا تھا محبت اور جاں نثاری کا جو منظر اسلام نے روشناس کرایا کہیں اور دیکھنے میں نہیں آیا اس بارے میں تاریخ بیش بہا واقعات سے بھری ہوئی ہے' اطاعت و تابعداری محبت کا لازمی نتیجہ ہے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے تو انہوں نے ساری طاقت آپ کی اطاعت میں صرف کردی۔

مسلمانوں کا دور قیادت:

آہستہ آہستہ مسلمان میدان میں آئے اور دنیا کی لگام انہوں نے اپنے ہاتھ میں لے لی اور عوام کو ان بیمار قوموں کی رہنمائی کے منصب سے معزول کیا جس پر وہ قابض ہوئیں تھیں' مسلمانوں نے دنیا کے انسانوں کو لے کر متوازن اور صحیح رفتار کے ساتھ منزل کی طرف بڑھنا شروع کردیا ان میں وہ تمام صفات یکجا تھیں جو ان قوموں کی رہنمائی کے منصب جلیل کا اہل ثابت کرتی تھیں ان کے پاس آسمانی کتاب اور شریعت الٰہی تھی اس لئے ان کو قیاس اور اپنی طرف سے قانون سازی کی ضرورت نہ تھی وہ حکومت پر مستحکم اخلاق اور مکمل تہذیب نفس کے بعد فائز ہوئے تھے وہ سالہا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی و تربیت میں رہے تھے آپ اس کا تزکیہ فرماتے عفت و امانت ایثار و قربانی اور خوف الٰہی کا ان کو عادی بنایا حکومت و مناصب کی حرص و طمع ان کے دلوں سے بالکل نکال دی تھی' پہلی صدی ہجری میں اسلامی تمدن اپنی روح اور مظاہر کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اور اسلامی حکومت اپنی صحیح شکل و نظام کے ساتھ منظر عام پر آئی اور مذاہب و اخلاق کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا' اسلام کی یہ عظیم الشان فتح جاہلیت کے لئے ایک آزمائش اور خطرہ تھی جس سے اس کو پہلے کبھی سابقہ نہیں پڑا تھا۔ ایک طرف ایسا بلند و بالا دین تھا جس کی بنیادیں مضبوط تھیں خوف خدا' امانت' عفت اخوت اس کے وجود میں جاری و ساری تھیں یہ اپنی رعایا کو ایک نظر سے دیکھتی کمزور کو طاقت ور سے اس کا حق دلاتی' لوگوں کی جان و مال کے علاوہ ان کے اخلاق کی بھی حفاظت کرتی۔ اب لوگوں کو اسلام قبول کرنے میں کوئی روکاوٹ اور کچھ کھونے کا اندیشہ نہیں تھا' بلکہ ان کو اسلام کی بدولت سب کچھ حاصل ہوجاتا تھا اب جاہلیت مٹنے لگی' پہلے جاہلیت کے علاقے میں خدا کی اطاعت مشکل تھی' اب اسلامی ماحول میں خدا کی نافرمانی مشکل ہوگئی تھی' اب اسلام کا ڈنکا پوری دنیا میں زور و شور کے ساتھ بج رہا تھا۔ دنیا کا کوئی شعبہ ایسا نہیں تھا' جس میں اسلامی تمدن کا دخل نہ ہو اب مسلمانوں کا عروج شروع ہوا اور اس میں روز بروز اضافہ تر اضافہ ہوتا گیا۔

مسلمانوں کا تنزل:

انسانی زندگی میں دو ایسے واقعات ہوئے ہیں جن کا ٹھیک وقت ہم بتا نہیں سکتے ان میں سے ایک تعلق فرد کی زندگی سے ہے' جیسے نیند آنا' کوئی شخص آج تک اس خاص لمحے کا تعین نہیں کرسکا۔

دوسرا واقعہ جس کا تعلق قومی زندگی سے ہے "تنزل" کہ زوال کے بارے میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں قوم کا فلاں تاریخ کو زوال شروع ہوا' سب کو اس کی خبر اس وقت ہوتی ہے جب وہ زور پکڑ جاتا ہے۔ دنیا کی بدقسمتی تھی کہ خلفائے راشدین (رضی اللہ عنہم) کے بعد دنیا کی رہنمائی کا منصب ان لوگوں کے ہاتھوں میں چلا گیا' جنہوں نے اس کے لئے کوئی حقیقی تیاری نہیں کی تھی۔ خلفائے راشدین کی طرح اور خود اپنے زمانے کے بہت سے مسلمانوں کی طرح انہوں نے اعلیٰ دینی و اخلاقی تربیت نہیں پائی تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کی آہنی دیوار میں کئی رخنے پیدا ہوگئے۔ جن سے فتنے اور مصائب کا ظہور ہوتا رہا' جن میں بعض یہ ہیں:

(۱) دین و سیاست میں عملی تفریق ہوگئی' اس لئے کہ اس وقت کے خلیفہ علم اور دین میں ایسا مرتبہ نہیں رکھتے تھے کہ جس سے ان کا علماء اور اہل دین کی ضرورت نہ پڑے انہوں نے حکومت کو اپنے ہاتھ میں رکھا اور ساتھ ہی سیاست کو بھی اور مشیر اور ماہرین خصوصی کے طور پر جب چاہا علماء اور اہل دین سے مدد لی اور جتنی چاہی بات قبول کرلی اور جب چاہا ان کے مشورے پر عمل نہیں کیا۔

(۲) ارکان حکومت یہاں تک کہ خود خلفائے

دین و اخلاق کا کامل نمونہ نہ تھے' مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مسلمانوں نے اپنے مزاجوں میں ایسی بدعات کو جنم دیا جنہوں نے مذہبی زندگی کی ایک بڑی جگہ کو گھیر لیا اور مسلمانوں کو صحیح دین سے اس دار فانی میں مشغول کردیا ادھر اسلام کے عروج سے دوسری قومیں مسلمانوں سے خار کھائی بیٹھیں تھی اور موقع کی تلاش میں تھی کہ کب موقع ملے اور کب اسلام پر کاری وار کرسکیں۔ پانچویں صدی ہجری میں یورپ کے صلیبی سپاہیوں نے شام اور فلسطین کا رخ کرکے بیت المقدس کو قبضے میں لے لیا اور خوب قتل و غارت کی تو اس وقت عماد الدین زنگی اور نورالدین زنگی نے صلیبیوں کو پے درپے شکست دے کر فلسطین کو ان کے قبضے سے آزاد کرالیا۔ صلاح الدین کے دور میں اسلام کو نئی طاقت ملی اس کی قیادت نے مسلمانوں کو غلامی سے دور رکھا اس کے بعد عالم اسلام ایک بار پھر خانہ جنگیوں اور خود غرضیوں کا شکار ہوگیا' لیکن مسلمانوں نے اپنی ساری کوتاہیوں اور ساری خرابیوں کے باوجود اپنی تمام معاصر جاہلی قوموں کے مقابلے میں انبیاء کرام علیہم السلام کی شاہراہ سے قریب تر اور خدا کے زیادہ مطیع اور فرمانبردار تھے' ان کا وجود جاہلیت کے پھیلنے میں رکاوٹ کا سبب تھا۔ ساتویں صدی ہجری میں ان کا سیاسی انتشار' اخلاقی کمزوری اور ضعف پورے طور پر نمایاں ہوگیا اور اسلامی طاقت کا وہ مہیب سایہ جو نظر آتا تھا دور ہوگیا اس کے ہٹتے ہی مسلمانوں پر وحشی قوموں اور حریف طاقتوں کی یلغار ہوگئی اور اسلامی ممالک ایک لاوارث ممالک کی طرح فاتحوں میں تقسیم ہونے لگے ان میں سب سے بڑا حملہ تاتاریوں کا تھا جس نے اسلام کی چولیں ہلادیں بعد میں اگرچہ ان کے اسلام قبول کرلینے سے مسلمان ان کی گرمی اور خون آشامی سے محفوظ ہوگئے تھے مگر ان کی قیادت میں کسی علمی و دینی ترقی کی امید نہیں کی جاسکتی تھی' آٹھویں صدی ہجری عثمانی ترک منظر عام پر آئے انہوں نے دنیا کو عام طور پر اور مسلمانوں کی نگاہوں کو خصوصیت کے ساتھ اپنی طرف متوجہ کیا۔ جب سلطان محمد فاتح نے ۸۵۲ھ میں قسطنطنیہ کو فتح کرلیا۔ اس واقعے سے مسلمانوں میں ایک نئی امنگ اور نیا جوش بیدار ہوگیا۔

ترکوں کی بدقسمتی سے زیادہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ عین ترقی و عروج کے زمانے میں تنزل شروع ہوگیا اور قوموں کے پرانے امراض ان میں پیدا ہوگئے۔ آپس میں حسد و بغض کی نشو نما ہونے لگی حکمرانوں کی تربیت کا نظام بگڑ گیا' غرض زوال پذیر قوموں کی تمام صفات ان میں پیدا ہوگئی جو ان کو زوال کی طرف لے گئیں اس کے بعد متعدد قومیں آئیں اور انہوں نے اسلام کو طاقت بخشی مگر کچھ عرصے ان کا انحطاط شروع ہوگیا اور آج تک اس میں روز بروز تیزی ہوتی جارہی ہے' آج تمام اسلامی ممالک اپنی من موجی اور اپنی مستیوں کی بدولت آپس میں ہی لڑ رہی ہیں' ہماری اس سے بے پرواہی اور اسلام سے کنارہ کشی اور مغربی تہذیب کی طرف مائل ہونے کے سبب غیر مسلم قومیں فائدہ اٹھارہی ہیں اور ہمیں مسلسل گمراہی کی طرف لے جارہی ہیں' انہوں نے اپنا گندہ کلچر ہمارے ذہنوں میں اس طرح بٹھادیا ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اسی میں ہماری کامیابی ہے اگر آج سب مسلمان ایک ہوجائیں تو کسی کی ہمت نہیں کہ ہماری طرف میلی نظر سے دیکھے آج غیر مسلم قومیں مسلمانوں کو آپس میں لڑارہی ہیں کہ ان کو پتا ہے کہ اگر مسلمان جاگ گئے اور متحد ہوگئے اور انہوں نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہماری خیر نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کے اندر اخوت' اتحاد نصیب فرما اور اسلام کو بلند فرما اور مسلمانوں کا کھویا ہوا وقار اور عزت واپس دلا۔ (آمین)

بقیہ: تبصرہ کتب

جونپوری اور اس کے جانشین ملا محمد اٹکی کے ذریعہ پروان چڑھا۔ ذکری خالصتاً" ایک کافر گروہ ہے۔ ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں' تمام ارکان اسلام نماز' روزہ' کلمہ' قرآن' حج کے منکر ہیں۔ قلات 'بلوچستان میں گزشتہ دو صدیوں سے قضا اسلامی کا محکمہ قائم ہے۔ قلات کی ماضی میں عدالتوں میں ذکریوں کے کفریہ عقائد کے باعث نکاح و طلاق' وراثت وغیرہ کے جو مقدمات آتے رہے۔ قاضی صاحبان اسلام کی تعلیمات کے مطابق ذکریوں کے کفر کے فیصلے دیتے رہے۔ حضرت مولانا قاضی محمد انور دارالعلوم کورنگی کے فارغ التحصیل عالم دین ہیں قلات کے محکمہ قضا سے متعلق ہیں۔ آپ نے ذکریوں کے متعلق ان فیصلہ جات کو جمع کرکے قابل ستائش کارنامہ انجام دیا ہے۔ جس سے ذکریوں کے کفر کو سمجھنے میں اور آسانی ہوجاتی ہے۔ البتہ اس میں ذکریوں کی تاریخ کو بھی قلمبند کردیا ہے۔ ذکری عقائد کی بھی ان کی کتابوں سے باحوالہ بہت بامقصد جامع اور شاندار بحث کو جمع کردیا ہے۔ غرض یہ کتابچہ ذکریوں کی کفریات پر ایک خوبصورت علمی گلدستہ یا تحفہ ہے۔ اہل علم ضرور اس سے استفادہ کریں۔ اللہ رب العزت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ان تمام فتنوں سے محفوظ فرمائیں۔ (آمین)

مرزائی مشن کا نصب العین

مولانا منظور احمد بجوی

تیرھویں صدی ہجری میں دنیائے اسلام کی حالت انتہائی زوال تک پہنچ گئی اور اسلام کا سیاسی تسلط و رعب اقوام عالم کے دلوں سے اٹھ گیا' سلاطین اسلام یکے بعد دیگرے نصاریٰ کی ہوس ملوکیت کا شکار ہو گئے' اقوام یورپ ایک دوسرے کو ایشیا کی باہمی تقسیم کے لئے دعوت دینے لگے۔ ترکی کو ﴿مرد بیمار﴾ کا خطاب ملا' اور اس کے خاتمہ کو دنیا کے امن سلامتی کے لئے ضروری سمجھا گیا' مستعمرین مغرب اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے میں مشغول تھے کہ سید جمال الدین افغانی مرحوم کی تحریک اور سلطان عبدالحمید ثانی کی مدبرانہ پالیسی سے عالم اسلام میں باہمی مودت و اخوت کی لہر دوڑ گئی' پین اسلامزم یعنی اتحاد عالم اسلام کے تصور سے یورپ لرز گیا' خلیفۃ المسلمین کے اشارہ پر چالیس کروڑ فرزندان توحید کا مصروف جہاد ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا' نصاریٰ نے مال و زر کے بل بوتے پر کلمہ گویان توحید میں ایسے گروہ کھڑے کرنے کا فیصلہ کیا' جو اتحاد عالم اسلام کو پارہ پارہ کر دیں' اور جہاد کے خطرہ سے دنیائے عیسائیت کو نجات دلا کر انہیں جوع الارض کے علاج کے لئے نئے نئے ممالک کی تسخیر میں مدد دیں۔

۱۸۵۷ء کی بغاوت کے بعد ہندوستان میں تحریک حریت کا گلا بری طرح کاٹا گیا' بقول اکبر مرحوم ۔

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

مادہ پرستی و دہریت ایک نئے لباس میں جلوہ گر ہوئی اور مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ولی المتوفی ۸۰ ے ھ کی مشہور پیش گوئی کی تصدیق کر دی

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد
سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

قادیان کے ایک گمنام قصبہ سے مرزا غلام احمد قادیانی نے سلسلہ تصانیف شروع کیا' چنانچہ مرزا صاحب نے جو کچھ کیا' ان کے دعاوی مجددیت' کرشنیت' مسیحیت و نبوت وغیرہ سب کی غرض و غایت نصاریٰ کی خدمت اور اسلامی تعلیم کو مسخ کرنا تھا' جہاد سے نفرت دلانے اور انگریز کی غلامی کی دعوت دینے کے لئے مرزا صاحب نے زندگی وقف کر دی' آپ نے اپنی زندگی میں جہاد کے خلاف تمام زور قلم صرف کیا' حکومت برطانیہ کو ظل الٰہی' رحمت الٰہی' نعمت غیر مترقبہ اور اس کی غلامی کو فخر ثابت کرنے اور محامد و مناقب بیان کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی' بلکہ اپنے بعد معتقدین کی ایک ایسی زبردست جماعت چھوڑ گئے جس کے مبلغ اقصائے عالم میں تبلیغ اسلام کی آڑ لے کر برطانیہ کی مدح سرائی و پروپیگنڈہ کا فرض ادا کر رہے ہیں اور سادہ اقوام سمجھتی ہیں' عامۃ الناس ان کی تبلیغی خدمت کے ڈھنڈورے سے متاثر ہوتے ہیں' اور آقایان افضل اللون کی وفاداری کے مظاہرہ میں بھی کمی واقع نہیں ہوئی' لہٰذا ایک کرشمہ دو کار ایک ہی وقت میں دونوں مقاصد حاصل کر رہے ہیں۔

علمائے کرام و عوام الناس انہیں مذہبی فرقہ سمجھتے رہے' مگر اب حقیقت کا انکشاف ہو چکا ہے' یہ جماعت ایک سیاسی گروہ ہے جو اتحاد اسلام کی تحریک کو تباہ کرنے اور دنیائے عیسائیت کو جہاد کے خطرہ سے محفوظ کرنے کے لئے تیار کیا گیا' اور اس کی سرگرمیوں کے تحت میں اغیار و اجانب کا سرمایہ کام کر رہا ہے اور مرزا صاحب نے جو کچھ بھی کیا یورپ کے سیاسی شاطروں کے اشارہ پر کیا۔

درپس پردہ مرا طوطی صفتے داشتہ اند
ہرچہ استاد ازل گفت ہماں می گیم

ممکن ہے کہ سادہ لوح مرزائی اس حقیقت سے واقف نہ ہوں لہٰذا ان کی آگاہی کے لئے مرزا صاحب کی کتب سے حوالے نقل کئے جاتے ہیں تاکہ سعید طبائع حق کو قبول کریں اور ایسے شجر کی آبیاری سے باز آئیں جو اسلام کی ترقی کے راستہ میں خار بچھانے کے لئے بویا گیا ہو اور جس کا مقصد وحید عالم اسلام کو نصاریٰ کا حلقہ بگوش بنانا ہو' یہ مضمون کسی قدر طویل ہے اور مرزائی تمام کتب اس سے بھرپور ہیں۔

(۱) مرزا قادیانی حکومت برطانیہ کے اور حکومت برطانیہ مرزا قادیانی کی محافظ تھی

﴿اگر انگریزی سلطنت کا تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے' لیکن یہ دولت برطانیہ غالب اور با سیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے' خدا اس کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے' کمزوروں کو اپنی مہربانی اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے' پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہیں کر سکتا' ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے پڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گزار ہیں' اور یہ خدا کا فضل و احسان ہے جو اس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالے نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا اور کچھ رحم نہ کرتا' بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحمت کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش کرتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر کی طرف اٹھاتی ہے۔﴾ (نور الحق ص ۳۴ حصہ اول)

﴿اور میں نے ان امدادوں (یعنی برطانیہ کی امداد) میں ایک طویل زمانہ صرف کیا ہے یہاں تک کہ گیارہ برس انہی اشاعتوں میں گزر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی' پس میں دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس

گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں' اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچائے' اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچائے اور تو ان میں ہو' پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں۔﴾ (نور الحق حصہ اول ص ۳۲'۳۳)

ان الفاظ کو غور سے بار بار پڑھئے اور نبوت و مسیحیت کے مدعی کی زبان سے کفار کی غلامی و خدمات کا فخریہ اظہار ملاحظہ فرمائیے اور یورپ کے سیاسی شاطروں کے کمال فن کی داد دیجئے۔ آہ ۔

سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

مذہب کے پردہ میں مسلمانوں پر ایسا خطرناک حملہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا مسلمانوں کی غیرت و حمیت کو فنا کرنے کے لئے کامیاب حربہ استعمال کیا گیا' عالم اسلام کا کفر کے زیر نگیں ہونا ایک زخم تھا' جو ناسور کی شکل اختیار کرنے والا تھا' اس کے لئے تبلیغ اسلام کا مرہم ایجاد کیا گیا' اور جی بھر کر دیگر مذاہب کو گالیاں دینے کا شغل اختیار کرنے کی دعوت دی گئی' امت مسلمہ کو قتل و ریہ سے بے خبر رکھنے کے لئے اور درد ملت کی بیتابی سے بچانے کے لئے کلوروفارم تجویز کیا گیا جو کسی حد تک کامیاب ثابت ہوا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کی تحریرات سے آگے ثابت کیا جائے گا:

(۲) مدعی مسیحیت عیسائی حکومت کے رحم ولطف کا طالب :

مرزا قادیانی نے غیر مذاہب خصوصاً آریہ اور عیسائیوں کے خلاف تردید کے بہانہ دشنام دہی کا سلسلہ شروع کر دیا' اس طرح ہندوستان میں نئے علم کلام کی بنیاد ڈال دی جس کا نتیجہ اقوام ہند کے درمیان تشتت و انتشار کی صورت میں ظاہر ہوا' بانیان مذاہب کی توہین کا بدلہ ۔

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

کے مصداق پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف آریہ و عیسائی مصنفین کی دریدہ دہنی کی شکل اختیار کرنے لگا' اور جب مرزا صاحب کی ذات پر بھی حملے ہونے لگے تو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو گیا اس وقت اپنی محافظ سرکار سے یوں استمداد کی :

﴿ہم امید رکھتے ہیں کہ سرکار انگریزی اپنے عظیم الشان رحم کی وجہ سے اس اعلان کی طرف توجہ کرے گی!!!!﴾

﴿اے قیصرۂ ہند خدا تجھ کو آفتوں سے نگاہ رکھے اور ہر ایک خیر کے ارادہ میں اس کا لطف تیرے ساتھ ہو اور خدا تجھ کو حوادث سے بچاوے' ہم مستغیث بن کر تیرے پاس آئے ہیں' کیونکہ ہم ایک شخص کی زبان سے اور اس کے رنجیدہ کلمات سے ستائے گئے ہیں اور ہم نے سنا ہے کہ تو نیک خلقوں سے آراستہ ہے' اور اپنے عدل میں ان باتوں سے خالی ہے جن پر داغ عیب ہے' اور رحم اور شفقت تو نے اپنے نفس کے لئے ایک خصلت لازمی ٹھہرا دی ہے' اور ظلم کرنے والوں کے ظلم پر راضی نہیں ہے۔﴾ (نور الحق حصہ اول صفحہ ۲۲)

جب پادریوں نے مرزا صاحب کے خلاف حکومت برطانیہ کے ارباب حل و عقد کو ابھارا' اور کہا کہ کسر صلیب کا مدعی' مہدویت کا ادعا رکھنے والا ضرور کسی نہ کسی دن بغاوت کر دے گا' اس کے جواب میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں :

﴿اس کے خود ساختہ کلمات ایسی چیز ہے جس کی حقیقت گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں' اور ہم اس کی شرارت سے امن میں ہیں اور ہم اپنی روشن خدمات کو اس کی باتوں کے رد کرنے کے لئے ایسے دیکھتے ہیں کہ جیسے شہاب ثاقب شیاطین کے دفع کرنے کے لئے اور حکام پر میرا طرز و طریق پوشیدہ نہیں ہے اور میں ان سے چھپ چھپ کر چلتا نہیں بلکہ گورنمنٹ برطانیہ مجھے اور میرے باپ دادا کو خوب پہچانتی ہے' اور میری راہ اور مدعا کو دیکھ رہی ہے اور میرے اصل اور سرچشمہ کو جانتی ہے﴾ (نور الحق حصہ اول ص ۲۵)

گزشتہ بالا سطور میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائی مشن اغیار کے اشارہ پر عالم اسلام میں تفریق ڈالنے اور مسلمانوں کو جہاد سے متنفر کر کے ان کو یورپ کی ہوس ملوکیت کا شکار بنانے کے لئے قائم کیا گیا تھا اور فرقہ مرزائیہ ہرگز مذہبی گروہ نہیں' بلکہ مستعمرین مغرب کے سرمایہ سے تیار کردہ ایک خطرناک پولیٹیکل محکمہ ہے جو مذہب کے پردہ میں عالم اسلام کو کفر کے زیر نگیں کرنے کا فریضہ پچاس سال سے پوری تندہی سے سرانجام دے رہا ہے' اور غیر ممالک میں تبلیغ کے بہانہ سے خفیہ سیاسی مقاصد کی تکمیل کے سوا نہیں اور کچھ بھی مدنظر نہیں'

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ مرزا صاحب کی حسب ذیل تحریریں غور سے ملاحظہ کریں اور سادہ لوح مرزائیوں کو اس حقیقت سے آگاہ کریں' ممکن ہے کہ بعض سعید روحیں ہدایت حاصل کر سکیں :

﴿وہ غور سے دیکھے گا اور ہمارے افعال پر ایک عمیق نگاہ دوڑائے گا سو اس پر ہماری کارگزاریاں چھپی نہیں رہیں گی اور ہم سچے ہیں اور گورنمنٹ ہمارے گہراؤ تک غوطہ مار رہی ہے اور اس پر ہمارے امر پوشیدہ نہیں ہیں' اور اس گورنمنٹ کی فکریں تیز دوڑنے والی ہیں کہ کوئی تیز اور مضبوط اونٹنی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی' جس وقت گورنمنٹ اپنی رایوں کو

مقاصد کی زمین میں دوڑاتی ہے تو وہ راہیں روئے زمین کو کاٹتی چلی جاتی ہیں۔" (نور الحق ص ۲۶)

(۳) مرزا صاحب کے خاندان کی خدمات:

"اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اس کی خدمت کرنے والے ہیں اور اس کے ناصح اور خیر خواہوں میں سے ہیں اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہتے ہیں اور میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلا دے گی اور میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ ابن مرزا عطا محمد رئیس قادیاں اس گورنمنٹ کے خیر خواہوں میں اور مخلصوں میں سے تھا اور اس کے نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالیں عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اس کو خوب پہچانتی تھی اور ہم پر کبھی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام لوگوں کی نظروں میں ثابت ہو گیا اور حکام پر کھل گیا اور سرکار انگریزی اپنے ان حکام سے دریافت کر لیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور ہم نے ان کی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی بسر کی اور کس طرح ہم ہر ایک خدمت میں سبقت کرنے والوں کے گروہ میں رہے اور ان حقیقتوں کے مفصل بیان کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ سرکار انگریزی ہمارے مراتب خلوص اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور ان امانتوں کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے ظہور میں آئیں خاص کر دہلی کے مفسدہ کے وقت میں اور اس گورنمنٹ کو یہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکر ایسے وقت میں مدد کی کہ جب لڑائیوں کی ایک سخت آندھی چل رہی تھی اور فتنے بھڑک رہے تھے اور ... سے تجاوز کر گئے تھے سو میرے والد نے اس مفسدہ کے دنوں میں پچاس گھوڑے معہ سواران گورنمنٹ کو امداد کے طور پر دیئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد میں سب سے بڑھ گیا باوجودیکہ وہ زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تھا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہو کر گردش کے دن آگئے تھے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور دل امین رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ سوچے اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت کا وقت آگیا اور اگر اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سما نہ سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں۔

پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا امیدوار رہا اور عندالضرورت خدمتیں بجالاتا رہا یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غمخواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی اور اس کو اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام مرزا غلام قادر تھا اور یہ سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے شامل ہو گئیں جیسے میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے وفات پا گیا پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی۔" (نور الحق حصہ اول صفحہ ۲۸تا۲۶)

قارئین کرام! مندرجہ بالا اقتباس کو پڑھتے ہوئے غور سے کام لیں یہ کسی دنیا دار کا کلام نہیں بلکہ نبوت و مسیحیت و مہدویت اور مجددیت کے مدعی کے قلم کی جولانیاں ہیں اور توکل علی اللہ کی اعلیٰ مثال اور ایک سچے مسلم کا نمونہ ملاحظہ فرمائیے چودھویں صدی کے نبی اور مجدد بھی ایسے ہی ہونے تھے۔

﴿ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار﴾

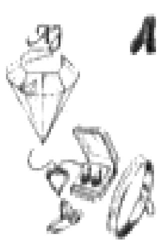
AL-ABDULLAH JEWELLERS
العبداللہ جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop NO. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phon : 7512251

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی فون : ۷۵۵۴۳۰۰

ضیاء الاسلام زبیری

بشپ کی خودکشی

فیصل آباد کے بشپ ڈاکٹر جان جوزف نے خودکشی کرلی۔ اخباری اطلاعات کے مطابق ڈاکٹر جوزف جو ممبر صوبائی اسمبلی جانسن مائیکل کے چچا تھے اس بات پر احتجاج کر رہے تھے کہ ان کے علاقے کے ایک ہم مذہب ایوب مسیح کو سیشن عدالت نے توہین رسالت ﷺ کے جرم میں سزائے موت سنائی تھی۔ انگریزی کے ایک بڑے اخبار کے مطابق ڈاکٹر جان جوزف نے مجرم ایوب مسیح کے حق میں ایک دعا کرائی اور اس کے بعد ایک جلوس کی قیادت کرتے ہوئے سیشن کورٹ پہنچے جہاں انہوں نے اپنے آپ کو گولی مار کر خودکشی کرلی۔ ڈاکٹر جوزف ایک مشہور انسانی حقوق کے علمبردار ادارے اور امن کمیشن کے چیئرمین تھے۔

ڈاکٹر جوزف کی موت سے ان تمام حلقوں میں کہرام مچ گیا جو عرصے سے اس قانون کی مخالفت کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں ایوب مسیح کو موت کی سزا ہوئی۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ آنجہانی بشپ نے وصیت کی تھی کہ جب تک یہ قانون واپس نہ لیا جائے ان کی لاش سیشن کورٹ کے باہر پڑی رہے۔ امریکی ترجمان نے کہا کہ ”امن پسند طریقوں سے اظہار خیال کی آزادی ہونی چاہئے اور حکومت کو اس قانون کو بدل دینا چاہئے۔“ انسانی حقوق بلکہ اقلیتی حقوق کے حوالے سے شہرت رکھنے والی محترمہ عاصمہ جہانگیر نے فوری طور پر پریس کانفرنس کر ڈالی اور اس قانون کے خلاف خوب دل کی بھڑاس نکالی

پی ٹی وی پر انہیں دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی کہ ان کے چہرے پر افسردگی کے بجائے ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ نہ جانے کس بات نے انہیں مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا۔

ڈاکٹر جوزف کی موت انتہائی پراسرار حالات میں ہوئی۔ اگر اخبارات کی رپورٹوں پر اعتبار کیا جائے تو یہ حیران کن بات سامنے آتی ہے کہ ایسے حساس موضوع پر ایک جلوس سیشن عدالت کی طرف جا رہا تھا اور نہ اس کے ساتھ انتظامیہ کے افراد تھے نہ کوئی مقامی اخباری فوٹو گرافر۔ یہ سوال اس لئے ذہن میں اٹھتا ہے کہ اگر انتظامیہ کے لوگ ہوتے تو روایتی طور پر جلوس کو کورٹ تک پہنچنے ہی نہ دیا جاتا اور اگر پہنچ بھی جاتا تو پولیس کے گھیرے میں ڈاکٹر جوزف یہ کام نہ کر پاتے اور ان کی جان بچ جاتی۔ یہ سوال بھی شدت سے ابھرتا ہے کہ اس جلوس کے ساتھ کوئی اخباری فوٹو گرافر کیوں نہیں تھا؟ آخر یہ ایک انتہائی حساس اور جذباتی معاملہ تھا جو اس علاقے کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اگر حیدر آباد میں ٹنڈو بھاول کی خواتین کی خود سوزی کی تصاویر پوری دنیا میں شائع ہو سکتی ہیں تو کسی نے خودکشی کا یہ منظر کیوں اپنے کیمرے کی آنکھ میں بند نہیں کیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس واقعہ کے فوری بعد بھی!!! تصاویر ابھی تک اخبارات میں نہیں چھپیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ شہر کے بیچ سیشن عدالت کے باہر یہ واقعہ ہو جائے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ بشپ کے آس پاس کے لوگوں نے انہیں روکنے کی کوشش کیوں نہیں کی؟ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ ایک بشپ کے پاس پستول کا کیا کام؟ میں خود تمام عمر مشنری اسکولوں اور کالجوں میں پڑھا ہوں اور جو پادری صاحبان میرے استاد ہیں انہوں نے ہمیشہ مجھے بتایا کہ رومن کیتھولک فرقے کا بنیادی عقیدہ تشدد سے نفرت ہے۔ یہ بات بھی سب جانتے ہیں کہ عیسائی عبادت گاہوں میں اسلحہ لے جانا بہت بڑا جرم تصور ہوتا ہے اور اگر کوئی چور قاتل بھی چرچ میں پناہ لے تو اس کے تعاقب میں آنے والے قانون نافذ کرنے والوں کو اسلحہ نکال کر ہی چرچ میں جانے کی اجازت ملتی ہے۔ اگر آپ نے مشہور زمانہ فلم ”بیکٹ“ کو قتل کرنے چرچ میں گھس جاتے ہیں تو وہ یہی سوال کرتا ہے کہ ”تم اللہ کے گھر میں اسلحہ لے کر کس طرح آ گئے۔“ کوئی عام پادری ہو در گزر بھی کیا جا سکتا ہے مگر ایک بشپ اسلحہ لے کر گھوم رہا ہو اور پھر خدا کی نظر میں سب سے بڑے گناہ کا ارتکاب بھی کرے یعنی اپنی جان خود لے اس کا مجھے تو یقین نہیں آتا۔ کوئی بشپ اور وہ بھی ایسا کہ انسانی جان اور انسانی حقوق کے بارے میں ایسے اعلیٰ خیالات رکھتا ہو، کبھی اپنی جان خود نہیں لے سکتا۔

حکومت کو چاہئے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ ڈاکٹر جوزف کی موت کن حالات میں ہوئی اور وہ کون لوگ ہیں جو اس سازش کے پیچھے ہیں اور ایک تیر سے دو شکار کر کے ایک طرف مسلمانوں کے دل کی آواز اس قانون کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف چند مہینوں میں پیش آنے والے صدر امریکہ کے دورے میں رکاوٹیں کھڑی کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے اگر امریکہ اس بات پر اڑ گیا کہ ہم اس قانون کو ختم کر دیں اور ہم نے نہیں کیا، جو کوئی ذمہ دار حکومت نہیں کر سکتی تو پھر یہ مطالبہ بھی ہو سکتا

ہے کہ امریکہ کے صدران حالات میں پاکستان کا دورہ نہ کریں اور وہ تمام سیاسی جماعتیں جو اس قسم کے حالات سے فائدہ اٹھاسکتی ہیں اس آگ کو دھکانے میں مصروف ہیں۔

جہاں تک امریکہ کے برہم ہونے کا تعلق ہے اس کا کوئی جواز نہیں۔ یہ ملک پوری دنیا میں اپنے دوغلے پن کے لئے مشہور ہے۔ جس روز ڈاکٹر جوزف کا انتقال ہوا اسی روز سرینگر میں مسلمانوں کو اپنے مذہبی فرائض بجالانے سے روک دیا گیا اور محرم کے جلوس کو ہندوستانی افواج نے نہ صرف درہم برہم کردیا بلکہ لوگوں پر گولیاں اور لاٹھیاں بھی برسائیں جس سے کئی لوگ گھائل ہوگئے۔ مذہبی حقوق اور امن پسند طریقے سے اظہار رائے کے حق پر یہ شب خون امریکی حکومت نے مکمل طور پر نظر انداز کردیا۔ نہ تو اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے ہندوستانی حکومت سے مطالبہ کیا کہ اہل تشیع حضرات کو سرینگر میں جلوس نکالنے کی اجازت دی جائے اور نہ یہ کہا کہ ہندوستان وہ تمام کالے قوانین ختم کرے جن کے بل بوتے پر وہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے مذہبی اور انسانی حقوق پامال کررہا ہے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ عاصمہ جہانگیر نے بھی اس مسئلہ پر کوئی پریس کانفرنس نہیں کی اور کشمیر کے مسلمانوں کے مذہبی حقوق غصب کئے جانے پر کوئی واویلا نہیں کیا۔ سچ پوچھئے تو مسلمانوں کے اس دنیا میں کوئی حقوق نہیں رہے دوسروں کے ملک میں اپنے مذہب پر چلنے کی آزادی نہیں اور اپنے ملک میں اپنے مذہب کی قابل احترام شخصیات کی کردار کشی پر بھی حکم زبان بندی کا سامنا ہے۔ امریکہ کے دوہرے معیار تو حال ہی میں اسرائیل کے حوالے سے بھی سامنے آئے کہ کہیں صدر کلنٹن نے غلطی سے اسرائیل سے کہہ دیا کہ ہفتے میں اپنے وعدے پورے کرے ورنہ صورتحال کا پھر سے جائزہ لیا جائے گا یہ کہنا تھا کہ پورے امریکہ میں کہرام برپا ہوگیا اور ان گناہگار نگاہوں نے ایک خاتون امریکہ ممبر کانگریس کو کہتے سنا ﴿ہمارا کام کسی کو الٹی میٹم دینا نہیں۔ امریکہ صرف مشورہ دے سکتا ہے اگر کسی کو دھمکی دے گا تو ہم حکومت کے ساتھ نہیں۔﴾ کیوں بھئی!

یہ جو عراق کو دھمکیوں پر دھمکیاں مل رہی ہیں اور امریکی جنگی جہاز اس کے گرد چکر لگارہے ہیں تو کیا عراق کے لوگ کسی اور دنیا کی مخلوق ہیں۔ غضب خدا کا ہزاروں معصوم عراقی بچے دواؤں کی عدم دستیابی کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے گئے اور امریکہ بہادر اور اس کے لے پالک کے نام نہاد انسانی حقوق کے چیمپئن مرد اور خواتین پر ذرہ برابر اثر نہیں ہوا۔ کہاں گئیں وہ عاصمہ جہانگیر اور ان کے ہمنوا کس نے پریس کانفرنس کی اور کس نے اس پر احتجاج کیا۔ کیا ڈالر کے چیک بند ہوجانے کا خطرہ تھا؟ جہاں تک ﴿امن پسند اظہار خیال﴾ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ اظہار خیال جو کسی کے جذبات بھڑکائے یا اسے ذہنی تشدد سے دوچار کرے امن پسند نہیں تخریبی اور پرتشدد اظہار خیال ہے مسلمانوں کے لئے تو تمام مذاہب کے رہنما قابل احترام ہیں اور آپ نے کبھی نہیں سنا ہوگا کہ کوئی مسلمان کسی بھی مستند مذہبی رہنما کے خلاف غلط زبان استعمال کرے۔

اب ذرا اس قانون کی طرف آئیے۔

عاصمہ جہانگیر اور ان کے ہمنوا مستقل یہ پروپیگنڈہ کررہے ہیں کہ یہ قانون ایک آمر یعنی جنرل ضیاء الحق مرحوم نے نافذ کیا تھا۔ یہ اس لئے کہا جارہا ہے تاکہ اس کی اہمیت کو گھٹایا جاسکے اور اسے ایک آمر کا ذاتی فعل سمجھا جاسکے۔ اصل صورتحال یہ ہے کہ یہ پاکستان کے مسلمان کا دیرینہ مطالبہ تھا اور خاص طور پر مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس سلسلے میں بڑی قربانیاں دی تھیں اور سالہا سال سے اس سلسلے میں مہم چلارکھی تھی۔ یہ قانون نافذ ضرور ضیاء الحق مرحوم کے دور میں ہوا مگر یہ اس ملک کے مسلمانوں کے دیرینہ مطالبہ کے نتیجے میں ہوا اور اب شاید کوئی طاقت اسے دستور سے ہٹا نہیں سکتی۔ اس سلسلے میں تمام تر غلط فہمیاں مغربی ممالک اور ان کے ایجنٹوں نے پھیلائی ہوئی ہیں اس سے پہلے برکت مسیح کے سلسلے میں بھی ہائیکورٹ نے ملزمان کو عدم ثبوت کی بنا پر بری کردیا تھا اور پھر راتوں رات انہیں ملک سے بھگا بھی دیا گیا۔ میں نے اسی وقت کہا تھا کہ اس طرح چوروں کی طرح بھاگ جانا اس مسئلے کا حل نہیں۔ اگر یہ معاملہ سپریم کورٹ تک جاتا تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجاتا اور اس مثال سے اس معاملے کو سلجھانے اور قانون کے صحیح نفاذ میں بہت مدد ملتی مگر شاید اس سلسلے میں کام کرنے والوں **کا** ایجنڈا کچھ اور تھا۔ ایوب مسیح کے معاملے میں بھی فیصلہ صرف سیشن کورٹ سے آیا تھا اور پھر ابھی تو اسے ہائیکورٹ میں چیلنج کیا جاسکتا تھا۔ ڈاکٹر جوزف جو اخباری اطلاعات کے مطابق فیصل آباد میں بہت سرگرم تھے اور عیسائیوں کے ساتھ کالونیاں آباد اور تیس اسکول اور سو کے قریب ٹیکنیکل سینٹر کھول چکے تھے ایک پڑھے لکھے آدمی تھے اور یہ بات وہ بھی جانتے تھے کہ ابھی اور کئی مرحلے ہیں اس لئے ان کی خودکشی اور بھی مشکوک ہوجاتی ہے اور لگتا ہے کہ اب ملک میں مزید مذہبی فرقوں کو باہم متصادم کرنے کی سازش کو عملی جامہ پہنایا جارہا ہے تاکہ اس ملک کو افراتفری کا شکار کرکے کمزور کیا جاسکے اور پچھلے دور کی لوٹ مار سے لوگوں کی توجہ ہٹائی جاسکے۔

باقی صفحہ ۱۵ پر

ترتیب : مولانا اللہ وسایا

فخرالدین ملتانی کا قادیان میں قتل

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ فرماتے ہیں! قادیانیوں سے کتابت میں بھی تعاون کرنا حرام ہے

قطب الارشاد شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مجاز، پیر طریقت حضرت اقدس سید انور حسین نفیس الحسینی دامت برکاتہم کی خدمت میں لاہور گزشتہ دنوں حاضری کی توفیق نصیب ہوئی۔ آپ نے دوران گفتگو ایک واقعہ بیان فرمایا جو قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

حضرت اقدس سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم نے فرمایا کہ تقسیم سے تقریباً" نصف صدی قبل سیالکوٹ کا غلام قادر فصیح پریس پنجاب بہت مشہور تھا۔ ملتان تک کے لوگ اچھی طباعت کے لئے سیالکوٹ آتے تھے۔ ملتان کے پیران میں سے مرید حسین کے خلیفہ اعظم جناب صابر ملتانی بہت معروف آدمی تھے۔ نشرواشاعت کے شعبہ سے متعلق تھے۔ وہ سیالکوٹ اسی پریس سے کام کرانے کے لئے آئے۔ پریس میں معروف کاتب سید محمد عالم شاہ صاحب بہت اچھے کاتب تھے۔ ان کو صابر ملتانی اپنے ساتھ ملتان لے گئے۔ اسی طرح ان کے بھائی نیک عالم شاہ صاحب بھی ملتان منتقل ہوگئے۔ حضرت اقدس سید نفیس الحسینی مدظلہ نے فرمایا کہ کچھ عرصہ بعد میرے والد صاحب بھی ملتان تشریف لے گئے اور عرصہ تک ملتان میں کتابت کا کام کرتے رہے۔ جب دادا صاحب کا ۱۹۱۳ء میں انتقال ہوا تو والد صاحب سیالکوٹ واپس تشریف لائے۔

صابر ملتانی بہت سکہ بند پکے مسلمان تھے لیکن بدقسمتی سے ان کہ ان کا لڑکا فخرالدین ملتانی قادیانی ہوگیا۔ فخرالدین قادیان میں رہنے لگا اور قادیان میں ہی مرزا قادیانی اور دوسرے قادیانیوں کی کتابیں شائع کرنا شروع کیں۔ قادیانی کتب کی نشرواشاعت کے لئے فخرالدین ملتانی نے بک ڈپو قائم کیا۔ ملتان قیام کے دوران نیک عالم شاہ صاحب سے فخرالدین ملتانی کی شناسائی تھی۔ اس نے نیک عالم شاہ صاحب سے قرآن مجید بھی کتابت کرایا۔

فخرالدین ملتانی کا قادیان میں اچھا خاصا کاروبار تھا۔ مرزا بشیرالدین محمود کی بدکاری وعیاشی، رنگین وسنگین وارداتوں پر اسے اطلاع ہوئی تو اس نے مرزا محمود خلیفہ قادیان پر تنقید کی۔ یہ تنقید آگے چل کر سخت مقابلہ بازی کی شکل اختیار کرگئی۔ فخرالدین ملتانی نے قادیان سے نیک عالم شاہ کو خط لکھا جس میں ساری صورتحال گوش گزار کی اور نیک عالم شاہ سے مرزا محمود کے خلاف اشتہار لکھوایا اور شائع کرکے قادیان کے درودیوار پر چسپاں کردیا۔ اشتہار لگتے ہی قادیان میں بھونچال آگیا۔ مرزا محمود کے قدموں سے زمین نکلتی دیکھی تو فخرالدین ملتانی اور نیک عالم شاہ کو قتل کرنے کے لئے قادیانی غنڈوں کی ڈیوٹی لگادی۔ فخرالدین نے قایان کی فضا میں کشیدگی محسوس کی تو تھانہ میں رپورٹ درج کرانے کے لئے گئے۔

فخرالدین ملتانی اور نیک عالم شاہ دونوں قادیان پولیس اسٹیشن رپورٹ درج کرانے گئے تو قادیانی غنڈوں نے فخرالدین ملتانی کو چھرا گھونپ دیا۔ نیک عالم شاہ بھاگے اور قادیان کے ایک ماچھی کے گھر میں سارا دن چھپے رہے۔ رات کو وہاں سے نکلے اور سیالکوٹ آگئے۔ محمد عالم اور نیک عالم شاہ صاحب نے صابر ملتانی کو ملتان میں اطلاع دی کہ آپ کے قادیانی لڑکے فخرالدین ملتانی کو قادیان میں قادیانیوں نے چھرا مار کر زخمی کردیا ہے۔ صابر ملتانی قادیان گئے، فخرالدین کو تلقین کی اور قادیانیت سے تائب ہونے کی ترغیب دی لیکن فخرالدین پر قادیانیت کی ایسی نحوست سوار تھی کہ وہ مسلمان نہ ہوا۔ وہ بشیرالدین مرزا کے بارے میں تو کہتا تھا کہ وہ غلط ہے، لیکن مرزا غلام احمد کو نہ صرف صحیح کہتا بلکہ اس کو نبی بھی تسلیم کرتا۔ غرض قادیانی ہونے کی حالت میں یہ مردود مرگیا۔ تو صابر ملتانی اپنے قادیانی بیٹے کے جنازہ میں شریک نہ ہوا بلکہ ملتان واپس آگیا۔ فخرالدین کا بیٹا مظہر ملتانی بھی قادیانی تھا اور باپ کے ساتھ ہی قادیان میں رہتا تھا۔ یہ بھی ساری زندگی مرزا بشیر کے خلاف رہا۔ کمالات محمودیہ، تاریخ محمودیت اور دیگر کتب مرزا محمود کے گھناؤنے کردار کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے شائع کرائیں۔ یہ بھی قادیانی تھا۔ مرزا محمود کو برا کہتا تھا لیکن مرزا قادیانی کا

کردار اس سے او جھل تھا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزا محمود دونوں باپ بیٹا ایک ہی سکہ کے دو رخ تھے۔

مظہر ملتانی قادیانی

حضرت اقدس سید انور حسین نفیس الحسینی دامت برکاتہم نے مزید فرمایا کہ ایک دفعہ مظہر ملتانی قادیانی قادیانیوں کی لاہور میں عبادت گاہ گڑھی شاہو کی پیشانی کے لئے کلمہ طیبہ لکھوانے کے لئے آیا۔ میں نے اسے سختی سے ڈانٹ دیا کہ تمہیں یہ جرات کس طرح ہوئی کہ میں قادیانیوں کا کام کروں گا۔ ایک دفعہ ایک پریس والے کا رقعہ لے کر ایک شخص آیا کہ یہ نظم کا کام کرانا چاہتے ہیں۔ نثر کے کام کی نسبت کاتبوں کے لئے نظم کا کام کرنا آسان ہوتا ہے۔ رقعہ میں تحریر تھا کہ جو آپ ریٹ کہیں گے یہ آپ کو دیں گے۔ یہ بات میرے مزاج کے خلاف تھی۔ تاہم کام کی آسانی اور پریس والوں کی شناسائی کے باعث اس آدمی کو میں نے بٹھالیا اور مسودہ دیکھا تو وہ مرزا غلام احمد کا کلام تھا۔ نامراد مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا اور صدمہ ہوا۔ پریس والے جس نے رقعہ لکھا تھا اس پر بھی افسوس ہوا۔ سوچا کہ میرے اندر کوئی کمی ہوگی کہ کفر مجھ سے کافرانہ کلام لکھوانے کی امید سے میرے دروازے پر آگیا۔ استغفار کیا اور اس آدمی کو چلتا کیا۔

فرمایا کہ زندگی بھر کسی قادیانی کا کوئی کام نہیں کیا۔ فرمایا کہ یہ واقعات اس لئے بیان کردیئے ہیں کہ دوسرے خوشنویس حضرات کو نصیحت ہو کہ وہ مسلمان ہو کر قادیانیوں کا کام نہ کریں۔ یہ بھی قادیانیت سے اعانت کے زمرے میں آتا ہے جو شرعاً حرام ہے۔

O

بقیہ: بشپ کی خودکشی

اس سلسلے میں عیسائی بھائیوں کو بھی ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے۔ اس ملک میں اور بھی اقلیتیں ہیں جیسے پارسی' ہندو وغیرہ۔ آخر کیا بات ہے کہ اس قسم کے الزامات صرف عیسائیوں پر ہی لگائے جاتے ہیں۔ اگر مسلمان تنگ نظر ہوتے تو ان اقلیتوں کا جینا بھی دوبھر کر دیتے۔ یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے کہ کراچی اور ملک کے دوسرے حصوں میں تقسیم پاکستان کے وقت ہزاروں عیسائی جو گوا سے تعلق رکھتے تھے رہائش پذیر تھے۔ ہمارے ان کے ساتھ انتہائی دوستانہ تعلقات تھے اور ایک دوسرے کے تہواروں میں اب بھی شرکت کی جاتی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ گوا سے تعلق رکھنے والے عیسائی پڑھے لکھے تھے اور کسی سازش کا شکار نہیں ہوتے تھے۔ اصل مسئلہ ان لوگوں کے ساتھ درپیش ہے جو غربت اور جہالت کی وجہ سے مذہب تبدیل کر بیٹھے ہیں اور اب انہیں اس قسم کی سازشوں کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اسی شہر کراچی میں مشہور ٹیچر نیازرت سنڈو میلو اور اشتھکی لاتعداد بچوں اور بچیوں کو پڑھا چکے ہیں اور ان کا اس شہر کی تعلیم میں بہت بڑا حصہ ہے۔ ان کے شاگرد بھی ان کی بہت عزت کرتے ہیں اور اعلیٰ مقامات پر پہنچ کر بھی ان کے رویہ میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اس ملک میں عیسائی مسلمان کا کوئی جھگڑا نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس قانون کے سہارے جائیدادوں کے تنازع میں بےجا طور پر پریشان کیا جاتا ہے اور لوگوں کو جھوٹے مقدموں میں پھانسا جاتا ہے۔ کیا جائیداد کے تنازعے صرف فیصل آباد اور ساہیوال میں ہی ہوتے ہیں اس قانون کا اس قسم کا استعمال ملک کے دوسرے حصوں میں تو سننے میں نہیں آیا۔

سچ بات یہ ہے کہ اس قانون کو ختم کرانے کے پیچھے وہ قادیانی قوت ہے جو صاف چھپتے بھی نہیں اور سامنے آتے بھی نہیں کے مصداق عیسائیوں کے کندھے پر بندوق رکھ کر اس جنگ کو جیتنا چاہتی ہے۔ اس میں اتنی ہمت نہیں کہ کھل کر اعلان کرے کہ وہ اس قانون کو ختم کرانا چاہتی ہے کیونکہ سب سے زیادہ ضرب ان لوگوں پر پڑ رہی ہے جو جھوٹی نبوت کے دعوے کو سچائی کا روپ دینا چاہتے ہیں۔ کئی سال کی جدوجہد کے بعد ان کی سمجھ میں آگیا ہے کہ ان کا حلقہ اثر اتنا بڑا نہیں کہ دنیا کو متوجہ کر سکیں اس لئے ان کی پوری کوشش ہے کہ کسی طرح سے عیسائیوں کو اس کا اصل ہدف ثابت کردیں اور پوری دنیا کو اس قانون کے خلاف صف آراء کر سکیں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں کو اس سازش کو سمجھنا چاہئے اور اہل کتاب کو بے کتاب اور بے سہارا مذہبی دہشت گردوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہئے۔

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے جملہ قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے علاقوں کی قادیانیوں کی سرگرمیوں پر مبنی رپورٹس' جماعتی کام' خبریں' مراسلے آئندہ براہ راست اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔

"شعبہ اخبار ختم نبوت" ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰

مفتی محمد جمیل خان

مجاہد صحافی
مولانا محمد مسعود اظہر کے بھارتی زندانوں میں ۴ سال

مولانا مسعود اظہر، ایک نوجوان مجاہد اور صحافی، جس نے صحافت کا حق ادا کرنے اور مجاہدین کشمیر کے حالات معلوم کرنے کے لئے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا اور خفیہ طریقہ سے کشمیر جا پہنچا اور اپنے پیشہ ورانہ فرائض کی ادائیگی کے دوران بھارتی درندوں کے ہتھے چڑھ گیا۔ آج چار سال ہونے کو آئے ہیں بغیر مقدمہ چلائے اس پاکستانی صحافی پر بھارتی زندانوں میں ظلم ڈھائے جارہے ہیں اور وہ اپنے فریضہ کی ادائیگی کے جرم میں پابند سلاسل ہے۔

مولانا محمد مسعود اظہر کا تعلق بھاولپور کے ایک علمی گھرانے سے ہے۔ آپ کے نانا مولانا محمد شریف احراری" ایک عظیم مجاہد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ تھے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں زندگی بھر انگریزوں اور قادیانیوں کے خلاف جہاد کیا، کئی دفعہ پابند سلاسل ہوئے، کئی دفعہ ان کو قادیانیوں نے قتل کرنے کی کوشش کی۔ مولانا محمد مسعود اظہر کو جذبہ جہاد اپنے نانا سے ورثہ میں ملا۔ ۱۰ سال کی عمر میں جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن تعلیم کے لئے پہنچ گئے۔ محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کا قائم کردہ یہ ادارہ اس وقت ہر دینی تحریک کا روحانی مرکز تھا اور تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی کامیابی نے اس ادارے کی مرکزیت کو عالمی سطح پر اجاگر کردیا تھا۔ اس وقت جانشین مولانا محمد یوسف بنوری مفتی احمد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ اس ادارے کی صدارت فرمارہے تھے جن میں ایمانی غیرت اور دینی حمیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس جذبہ ایمانی اور دینی حمیت کی فضا میں مولانا محمد مسعود اظہر نے تعلیم کا آغاز کیا تو ان کے اندر چھپے ہوئے مجاہد نے انگڑائیاں لینی شروع کیں اور وہ جہاد کے لئے بے تاب ہوگئے لیکن کم عمری آڑے آئی۔ اس بنا پر عملی جہاد کے بجائے انہوں نے قلمی اور لسانی جہاد شروع کردیا۔ ابتدائی درجہ کا یہ بارہ سالہ طالب علم جب بنوری ٹاؤن کی فضا میں اپنے ہم درس ساتھیوں کے درمیان جذبہ ایمانی سے پر تقریر کرتا تو ہر دل کو گرما دیتا۔ خوش قسمتی سے انہی دنوں افغانستان کی سرزمین پر سپر طاقت روس نے اپنی بے پناہ طاقت کے زعم میں قبضہ جمانے کی کوشش کی۔ افغان مسلمان جنہوں نے کسی بھی دور میں کسی بیرونی قوت کی بالادستی قبول نہیں کی تھی وہ اپنی حکومت اور سپر طاقت روس کے خلاف علم جہاد بلند کرکے اٹھ کھڑے ہوئے اور علمائے دین نے جہاد کی قیادت سنبھالی۔ پاکستان کے مسلمان جن کا افغان علمائے کرام کے ساتھ دینی اخوت اور تعلیمی معاصرت کا رشتہ تھا اس موقع پر ان سے کیسے بے تعلق رہ سکتے تھے۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود، مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک رحمہم اللہ تعالیٰ نے افغان مسلمانوں پر جہاد کو فرض عین اور پاکستانی مسلمانوں پر فرض کفایہ قرار دیا تھا۔ پاکستان میں جگہ جگہ جہاد کانفرنسوں کا انعقاد ہوا جس کے ذریعہ ہزاروں نوجوان مسلمانان پاکستان نے افغان مجاہدین کے شانہ بشانہ جہاد میں حصہ لینے کا اعلان کیا۔ اس طرح افغانستان کی طرح پاکستان میں بھی جہاد کی فضا قائم ہوگئی۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے علمائے کرام اور طلبا اس فریضہ سے کیسے غافل رہ سکتے تھے۔ امام اہلسنّت مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے پہلے مرحلے میں جہاد میں شرکت کا اعلان کرکے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ عملی طور پر جہاد میں شرکت کی اور مولانا عبدالسمیع شہید، مولانا مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا امداداللہ، مفتی ولی کے ہمراہ سینکڑوں طلبا کو مولانا جلال الدین حقانی کی قیادت میں اور حرکۃ الانصار کے پلیٹ فارم سے خوست کے میدانوں میں اور مولانا ارسلان رحمانی کی قیادت میں ارگون کے میدانوں میں داد شجاعت دینے کے لئے روانہ کیا۔ مولانا محمد مسعود اظہر اس موقع پر اپنے اساتذہ اور ہمعصر ساتھیوں سے کیسے پیچھے رہ سکتا تھا۔ وہ بھی مفتی احمد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ سے ضد کرکے روانہ ہوگیا اور جہاد کی عملی تربیت حاصل کرکے افغان مجاہدین کے شانہ بشانہ صف اول کا شہسوار بن گیا۔ تعلیم کے نو سال اس طرح گزرے کہ کوئی چھٹی کا دن ایسا نہیں گزرا جس میں مولانا مسعود اظہر جہاد کی تیاری کے عمل میں مصروف نہ ہو۔ عملی جہاد کے ساتھ ساتھ ایک ایک گلی جاکر ایک ایک عالم دین کی منت کرتا اور جہاد افغانستان میں شرکت

پر آمادہ کرتا۔ اس کی تقریروں کا ایک ہی موضوع تھا "غیرت کا راستہ جہاد" شہادت کی تمنا لئے جب وہ میدان میں جاتا اور غازی بن کر واپس آتا تو حسرت سے کہتا کہ ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ نے قبول کرلیا' میں محروم واپس آگیا اساتذہ تسلی دیتے کہ غازی بننا بھی ایک بڑا اعزاز ہے۔ کئی مرتبہ زخمی ہوا' لیکن جذبہ جہاد میں کمی نہیں آئی۔ اپنے اسی جذبہ اور عمل مسلسل کی وجہ سے اس نے مجاہدین کے ایک محبوب رہنما کی صورت اختیار کرلی۔ جہاد افغانستان میں روس کی شکست کے بعد اس نے اپنا محور کشمیر کو بنایا اور آزادی کشمیر کے لئے اپنی زندگی وقف کردی۔

صومالیہ اور سوڈان کے مظلوم مسلمانوں نے پکارا تو وہ اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکا اور لبیک کہتا ہوا مجیب الرحمٰن شامی' مصطفیٰ صادق' مفتی نظام الدین شامزئی کے ہمراہ سوڈان پہنچ گیا اور امریکی سامراج کو للکارا' فلسطین اور چیچنیا کے مسلمانوں کی آزادی بھی اس کو اپنی جان سے زیادہ عزیز تھی۔ برما کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت کے لئے کئی مرتبہ بنگلہ دیش کے سرحدی علاقوں میں پہنچ گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جذبہ جہاد ایک پارے کی شکل میں اس کے اندر سرایت کرگیا تھا جو اس کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتا تھا۔ جب اس نے مغربی ذرائع ابلاغ کی اسلام دشمنی اور مجاہدین اسلام کے ساتھ دوہرا معیار دیکھا تو اس کے توڑ کے لئے اس نے صحافت کے میدان میں قدم رکھا اور "صدائے مجاہد" کے نام سے حرکتہ المجاہدین کا شمارہ جاری کرکے وہ طاغوتی اور کفریہ قوتوں کو للکارتا رہا۔

صوت کشمیر کی صورت میں اس کی آواز ایک مجاہد کشمیر کی آواز بن گئی۔ مختلف جرائد اور اخبارات میں وہ مجاہدین اسلام کے حق میں لکھنا اپنا دینی فریضہ سمجھ کر ادا کرتا' کئی دفعہ اس کو خریدنے کی کوشش کی گئی' لیکن اس نے اپنے قلم کی عزت اور حرمت کو پامال نہیں ہونے نہیں دیا۔ اس کے مختلف کیسٹ اور مضامین کفر کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کردیتے اور مجاہدین اسلام کے دلوں کو گرما دیتے۔ آج بھی جہاد کے موضوع پر مسعود اظہر کے کیسٹ اور کتب کی سب سے زیادہ مانگ ہے۔

آج سے چار سال قبل انگلینڈ کے سفر کے دوران جب کشمیری مظلوم مسلمانوں نے اسے اپنے کشمیری بہن بھائیوں پر مظالم کی لرزہ خیز داستانیں سنائیں تو مولانا مسعود اظہر کی صحافتی غیرت جوش میں آگئی اور وہ چشم دید حالات دیکھنے اور ان کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے بے تاب ہوگیا۔ انہوں نے اپنے پاسپورٹ پر ویزہ لینے کی کوشش کی لیکن ہندوستان اس مجاہد صحافی کو کشمیر کا ویزہ کیسے دیتا۔ کچھ ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ دوسرے نام کا پاسپورٹ بنوا کر خفیہ سفر کیا جائے۔ اس طرح مسعود اظہر ایک نئے نام سے کشمیر پہنچ گیا۔ ابھی وہ اپنی صحافتی ذمہ داریاں ادا کرہی رہا تھا کہ مقبوضہ کشمیر میں اسے ہندوستانی فوج نے گرفتار کرلیا اور کئی دن تک وہ اس پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتے رہے یہاں تک کہ اس کا جسم ماؤف ہوگیا اور اس کے خاتمہ کا اندیشہ پیدا ہوگیا۔ پہلی دفعہ جب ہندوستانی حکومت نے اسے پاکستانی دہشت گرد اور جاسوس کے نام سے ٹیلی ویژن پر پیش کیا تو اسے آنکھوں سے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ کئی ماہ تک مظالم کے پہاڑ توڑنے کے باوجود وہ اس صحافی سے کچھ نہ اگلوا سکے تو اسے تہاڑ جیل منتقل کردیا گیا۔ اس عرصہ میں ایک خبر گردش کرائی گئی کہ مسعود اظہر کو تہاڑ جیل سے رہا کرانے کے لئے کمانڈوز پہنچ گئے ہیں تاکہ اس بہانے اسے دوبارہ جموں جیل منتقل کردیا جائے۔ اسی دوران فاران کا شوشہ چھوڑ کر پاکستان' حرکتہ المجاہدین اور حرکتہ الانصار کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی' لیکن یہ تمام حربے ناکام ثابت ہوئے۔

مولانا مسعود اظہر' ایک پاکستانی صحافی' جو چار سال سے پاکستانی حکومت کی توجہ کا مستحق ہے۔ وزارت داخلہ کو اس کے بارے میں تمام تفصیلات بتائی گئیں' مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا عبدالغفور حیدری' مفتی محمد جمیل خان نے نصیراللہ بابر صاحب سے ملاقات کرکے انہیں اس کی فائل دی' نواز شریف کو فائل پہنچائی گئی' لیکن وزارت داخلہ اور وزارت خارجہ کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ہے۔ ابتدائی چند دنوں میں صحافی تنظیموں نے کچھ احتجاج کیا لیکن اس کے بعد وہ بھی اپنی مصروفیات میں مگن ہوگئے۔

پاکستان حکومت' وزارت داخلہ اور صحافی تنظیموں سے ہم ایک ہی سوال کرسکتے ہیں کہ کیا مسعود اظہر پاکستانی شہری اور صحافی نہیں؟ کیا ایک دوسرے پاسپورٹ پر سفر کرکے وہ پاکستانی شہری کے تمام حقوق سے محروم ہوچکا ہے؟ جناب مجیب الرحمٰن شامی' جناب مصطفیٰ صادق اور صحافی تنظیمیں صدائے مجاہد کے اس ایڈیٹر کی رہائی کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گی؟ جمعیت علمائے اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن اور ان کی جماعت پر بھی کوئی ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ چار سال میں اگر مسعود اظہر کو اپنے مشن سے نہیں ہٹایا جاسکا تو آئندہ بھی نہیں ہٹایا جاسکے گا' لیکن بہرحال ہم سب کے ماتھے پر ایک کلنک کا ٹیکہ ضرور ہے کہ ہم اپنے ایک صحافی اور مجاہد کو ہندوستان سے آزاد کرانے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہیں۔

محمد مسعود اظہر اخبار نویس بھی ہیں' عالم دین بھی' مجاہد بھی اور خطیب بھی' گفتار کے غازی بھی اور کردار کے غازی بھی' اور ماہنامہ صدائے مجاہد کراچی اور صوت کشمیر انٹرنیشنل کے مدیر بھی۔ مقبوضہ کشمیر کے رہنے والوں پر ٹوٹنے والی بھارتی قیامت نے انہیں بے چین

کردیا اور وہ دیوانہ وار پہلے بھارت اور پھر سری نگر پہنچ گئے۔ وہاں وہ بھارتی فوج کے ہتھے چڑھ گئے۔ آج چار سال ہونے کو آئے ہیں کہ وہ ظلم اور جبر کی چکی میں پس رہے ہیں۔ ان پر بے پناہ تشدد کیا گیا اور طرح طرح سے ایذا پہنچائی گئی لیکن ان کا حوصلہ اب تک جوان ہے۔ مقبوضہ کشمیر سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق ان کا سر جھکنے پر تیار نہیں اور ان کا ولولہ سرد نہیں کیا جاسکا۔

آج پاکستان بلکہ عالم اسلام کے اس نامور فرزند کی گرفتاری اور اس سے روا رکھے جانے والے اذیت ناک سلوک کو چار سال گزر چکے ہیں ہم اس موقع پر ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر ان کا سوانحی خاکہ اہل وطن کے سامنے پیش کررہے ہیں تاکہ انہیں علم ہو کہ ان کا ایک بھائی' ایک بیٹا ان کی لڑائی لڑ رہا ہے اور اپنے کشمیری بھائیوں کے کندھوں سے کندھا ملانے کا شرف اس کو حاصل ہے۔

حیرت کا مقام ہے کہ پاکستانی وزارت خارجہ نے مسعود اظہر کو اپنا نہیں بنایا...... اپنا نہیں سمجھا' اقتدار کے ایوانوں میں ان کی کوئی چیخ کسی کو سنائی نہیں دے رہی' انسانی حقوق کی عالمی تنظیمیں چپ سادھے ہوئے ہیں' اس کے باوجود ہمیں یقین ہے کہ وہ دن ضرور اور جلد طلوع ہوگا جب مسعود اظہر آزاد ہوں گے اور لاکھوں کشمیریوں کی زنجیریں بھی ٹوٹ رہی ہوں گی۔ ضرورت اب مل کر زور لگانے کی اور ہتھیلی پر سر سجانے کی ہے' سو اسے سجالینا چاہئے۔ "اس راستے میں اک جان کا زیاں ہو تو بھی زیاں نہیں۔"

●●

تحریکِ وحدۃ الادیان

نیا باطل فتنہ

مولانا حکیم محمد عمرفاروق شیخ

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

اما بعد! قال الله تعالى:

ومن يتبع غير الاسلام دينا فلن يقبل منه

وهو في الاخرة من الخاسرين

(القرآن پارہ ۳' سورۃ آل عمران آیت ۸۵)

عالم اسلام کے خلاف آئے دن جو نئے نئے محاذ کھلتے رہتے ہیں "وحدۃ الادیان" نامی تحریک انہی میں سے ایک ہے۔ حال ہی میں یہود و نصاریٰ نے رسائل و جرائد اور دیگر ذرائع ابلاغ کے توسط سے دنیا بھر کے انسانوں کو دعوت پیش کی کہ یہ اسلام' مسیحیت یا یہودیت میں سے کوئی سا بھی دین رکھتے ہیں۔ اس بنیاد پر "وحدۃ الادیان" کے پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں کہ یہ تینوں ادیان آسمانی صحائف پر مبنی ہیں اور اتحاد کے اظہار کے لئے ان تینوں سماوی ادیان کے ماننے والوں کی عبادت گاہوں' مسجد' گرجا اور ہیکل تینوں کو یونیورسٹیوں کے اندر' ہوائی اڈوں اور دیگر اہم مقامات پر یکجا تعمیر کریں۔ قرآن مجید' انجیل اور تورات کو ایک ہی جلد میں طبع کر کے ان کی دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر اشاعت کریں۔ نیز مغرب و مشرق میں ایسی تنظیمیں و ادارے قائم کئے جائیں۔ کانفرنسیں اور سیمینار منعقد کرائے جائیں جو ان تینوں ادیان میں اتحاد و یگانگت کی فکر کو فروغ دیں۔

دنیا بھر کے علمائے اسلام نے "وحدۃ الادیان" کے نام پر مسلمانوں کے خلاف تشکیل پانے والے اس نئے فتنے پر فوراً توجہ دی اور عامۃ المسلمین کو اس کے مضمرات سے آگاہ کیا۔ بیانات جاری کئے' مقالات لکھے' فتاوے جاری کئے اور ان میں واضح کیا کہ اتحاد کے لئے اٹھائی جانے والی یہ آواز باطل ہے اور اس کو بلند کرنے والوں کے عزائم مذموم ہیں۔ اس لئے کہ اسلام تمام سماوی ادیان کا ناسخ و خاتم الادیان ہے اور قرآن مجید تمام سماوی کتب و صحائف کا ناسخ ہے۔ نیز اسلام کا یہ اصول کہ جو بھی انسان دائرہ اسلام میں داخل نہیں' وہ یہودی ہو یا عیسائی' بلا تفریق وہ کافر ہے اور اللہ کے رسول ﷺ اور مومنین کا دشمن اور اس کا ٹھکانا دوزخ کی آگ ہے۔

انجیل اور تورات میں ہر دور میں تحریف ہوتی رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو تورات کے کچھ اجزا کا مطالعہ کرتے ہوئے دیکھا تو ناپسند فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو وہ میری اتباع کرتے۔ کیونکہ دین حنیف (اسلام) کی موجودگی میں کسی اور دین پر عمل کرنے یا اسلام کو کسی باطل دین سے گڈمڈ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ قال اللہ تعالیٰ ومن يتبع غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الاخرة من الخاسرين قرآن حکیم کے تیسرے پارے کی سورۃ آل عمران کی آیت ۸۵ میں فرمایا ہے کہ جو اسلام کے علاوہ کسی اور دین پر چلے یا پسند کرے گا وہ دنیا اور آخرت میں نقصان (ذلت) اٹھائے گا۔ لہٰذا کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ تورات یا انجیل کو الگ الگ شائع کرے چہ جائیکہ ان دونوں کو قرآن مجید کے ساتھ ایک ہی جلد میں شائع کرے اور نہ ہی کسی مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ مسجد' گرجا اور ہیکل ایک ہی جگہ تعمیر کرے یا تعمیر کرنے کے عمل میں کسی قسم کا حصہ لے۔

●●

موجودہ عالمی بگاڑ اور مسلمانوں کی ذمہ داری

شمس الحق ندوی

مسلمانوں کے زوال و پستی، ان کی اقتصادی اور معاشی زبوں حالی، اختلاف و انتشار اور کہیں کہیں ان کی مظلومیت اور افراتفری کی حالت پر مختلف انداز سے اظہار خیال کیا جارہا ہے، اور ان کو مشورے دیئے جارہے ہیں، ان کے زوال کے اسباب و وجوہ بیان کئے جارہے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ مسلمان اس لئے ذلیل و رسوا ہیں کہ ان کے اندر قیادت کا فقدان ہے اور کوئی کہتا ہے کہ قیادت کے لئے خود غرض و مفاد پرست لوگ آگے بڑھتے ہیں، اور وہ اپنی ہوشیاری و چرب زبانی نیز اشتعال انگیز تقریروں سے عوام کو غلط سمت کی طرف لے جاتے اور مسائل میں الجھاتے رہتے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ لیڈر اپنی شاندار کوٹھیوں اور آرام دہ بنگلوں میں بیٹھ کر صرف زبانی قیادت کرتے ہیں کسی طرح کا خطرہ مول لینا کچھ مشقت جھیلنا اپنے مفاد کو ادنیٰ درجہ کا نقصان پہنچا کر عوام سے ملنا جلنا اور سنجیدگی سے ان کو کوئی فکر و سوچ دینا اس کی ان کے اندر نہ صلاحیت ہے نہ جرات۔ مسلمان ان کی بیان بازی سے نقصان اٹھارہے ہیں اور اشتعال میں آکر غلط اقدام کرتے ہیں، جو ان کو زوال کی طرف لے جاتا ہے۔

کچھ بلکہ اکثر روشن خیال لوگ جو صرف خیالی دنیا میں رہتے ہیں اور کوئی معمولی قربانی دینے کے لئے تیار نہیں اپنی ایک دن کی آمدنی یا گھنٹہ بھر کا آرام تک مسلمانوں کے لئے قربان کرنے کو تیار نہیں وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے زوال کا سبب علماء دیندار لوگ ہیں جو ان کو ترقی کے میدانوں میں بڑھنے سے روکتے ہیں اور اس کو دنیاداری کہہ کر مسلمانوں کی قوت عمل کو نقصان پہنچاتے ہیں (اس طرح کے لوگوں کو موجودہ اصطلاح میں بنیاد پرست کہا جاتا ہے) اور مسلمانوں کو زوال کی طرف لے جانے کے سب سے بڑے مجرم یہی لوگ قرار دیئے جاتے ہیں۔ غرض کہ مسلمانوں کے زوال انحطاط، ذلت و پستی کے جتنے قلم اتنے اسباب، جتنی زبانیں اتنے آزار بیان کئے جاتے ہیں۔

حالانکہ واقعہ اور حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے زوال کا ایک ہی سبب ہے اور وہ ہے دین سے دوری۔ مسلمان دین ہی کی طاقت سے ابھرے اور دنیا پہ چھاگئے تھے اور اسی دینی طاقت کے گھٹنے اور کم ہونے ہی سے گرے اور گرتے چلے گئے آج بھی وہ ترقی اسی وقت کریں گے جب ان کے ادنیٰ اور اعلیٰ میں دینی روح اور اسپرٹ پیدا ہوگی۔ لیڈروں کا دین الگ اور عوام کا دین الگ نہیں ہے یا یہ کہ دین نے لیڈروں اور قائدوں کو محض تقریر و تحریر کے منصب پر فائز کیا ہے اور عوام پر عمل کی ذمہ داری ڈالی ہے۔

حدیث شریف میں مسلمانوں کی تعریف اس طرح بھی کی گئی ہے (المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ) "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔" یعنی غیبت، بہتان تراشی، ناکردہ خطاؤں کے سر منڈھنا، اپنے قیاس و گمان کو حقیقت کا جامہ پہنا کر اس کا ڈنکا پیٹنا زبان سے، مارنا، ستانا، حق ہڑپ کرلینا، طرح طرح سے ایذ پہنچانا ہاتھ سے ایک مسلمان کا مسلمان کو۔

اب مسلمانوں کے ہر طبقہ کا ہر فرد سوچ بشمول قائدین قوم اور عوام کے کہ حدیث میں مسلمان کی یہ جو تعریف کی گئی ہے، کیا وہ اپنے کو اس معیار پر پاتا ہے؟

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے (المسلم اخو المسلم لیحقرہ ولایخذلہ ولا یسلمہ) "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کو حقیر نہیں سمجھتا" وہ اس کی مدد سے ہاتھ نہیں اٹھاتا، وہ اس کو حالات کے حوالہ نہیں کردیتا، یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو ذلیل و کمتر نہیں سمجھتا، اور کسی بھی معاملہ میں مدد و تعاون کی ضرورت ہو تو تاحد امکان اس کی مدد میں کوتاہی نہیں کرتا۔

اور اس وقت صورتحال یہ ہے کہ اگر ایک بھائی خوش حال ہے اور دوسرا غریب، تو مالدار اس غریب بھائی سے اپنے تعلق برادرانہ کے اظہار میں شرم محسوس کرتا ہے۔ اگر دو مسلمان ایک حیثیت کے ہیں تو بربنائے حسد ہر ایک دوسرے کو نیچا دکھانا چاہتا ہے، اور اگر وہ کسی مشکل میں پڑگیا تو یہ نہ صرف اس کی مدد سے ہاتھ اٹھالیتا ہے، بلکہ اس کا خواہشمند ہوتا ہے کہ یہ مصیبت اور بڑھے، غیروں کی دس جوتیاں بھی برداشت کرلے گا، لیکن اپنے بھائی کے ساتھ

صبرو حلم اس کے لئے مشکل۔

اکرام مسلم اور حقوق مسلم مستقل ایک باب ہے اسلام کا' لیکن مسلمانوں کی زندگی میں یہ کتنا پایا جارہا ہے؟

ہمارے امراء اور بڑے بڑے تاجروں کے عقیقوں' شادیوں اور ولیموں میں جن فضول خرچیوں' نمائش و ریاکاری کا مظاہرہ ہوتا ہے اور مستحقین و غرباء کو نظر انداز کردیا جاتا ہے' کیا اوپر مذکور دونوں حدیثوں سے کچھ دور کا بھی اس کا تعلق ہے؟ مسلمان کی اصل شان توحید رب اور شرک و بدعت سے برات و بیزاری ہے۔ لیکن دیکھئے وہ کہاں کہاں سر جھکارہا ہے' قبروں اور مزاروں سے بھی آگے نکل کر عہدہ و منصب کے چکر میں دین اور مسلمانوں کے مسائل کو یکسر نظر انداز کرکے سیاسی مزاروں پر نہ صرف یہ کہ سر جھکارہا ہے' بلکہ کبھی مسلم پرسنل لاء کی مخالفت میں' کبھی اس کو باک نہیں ہوتا' کیا اس کی نحوست کا بھگتان مسلمانوں کو بھگتنا نہیں پڑے گا۔

مسلمانوں کو صرف ذکر و عبادت اور اخلاقیات ہی کی تعلیم نہیں دی گئی ہے بلکہ جب خالق کائنات نے اس عالم کو عالم اسباب بنایا ہے' توکل کی تعلیم ان اسباب کو اختیار کرنے کے بعد دی گئی ہے اور اہل حق علما اس کو دعوت دیتے ہیں۔

زیادہ تفصیل کا موقع نہیں صرف ایک دو مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے رزق کے سلسلہ میں فرمایا گیا:

ترجمہ: "پھر جب نماز ہوچکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل (روزی) تلاش کرو اور خدا کو بکثرت یاد کرو تاکہ نجات پاؤ۔" (سورۃ جمعہ)

ارکان اسلام میں ایک رکن زکوۃ بھی ہے کیا زکوۃ بغیر مال کے دی جائے گی؟ جب زکوۃ فرض ہے تو کیا مال کمانا منع ہوگا؟ مسئلہ صرف یہ ہے کہ کاروبار اور تجارت میں شرعی احکامات کی رعایت کی جائے اور کمانے کی نیت اچھی ہو۔ قوموں اور قبیلوں کی ہنگامہ خیز دنیا میں شروفساد کو دبانے کے لئے قوت و طاقت کی بھی ضرورت ہے۔

اس کا بھی اسلام میں حکم ہے پھر کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ علماء اس سے روکتے ہیں؟ اس بحث کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی کتاب "مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش" اور مولانا ہی کی کتاب "مسلمانوں کے زوال سے دنیا کو کیا نقصان پہنچا" کا مطالعہ کافی ہے۔

جب مسلمان من حیث القوم ان خطوط پر چلنے لگیں گے جو اسلام نے ان کو بتائے ہیں تو ان کے لیڈر و قائد بھی انہیں میں کے ایک فرد ہوں گے اور صحیح جذبہ خدمت اور قومی و ملی ضرورت کا احساس کرکے قیادت کے میدان میں آئیں گے' اور مخلصانہ قیادت کریں گے' ایثار و قربانی کے ساتھ قوم کو سنبھالا دینے کی فکر کریں گے۔ دن میں کوششیں اور کاوشیں کریں گے' رات کو اپنے رب سے مانگیں گے' روئیں گے اور گڑگڑائیں گے تب مسلمان کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔ ان کی ذلت و پستی کی بساط پلٹے گی اور شرف و عزت کی مسند بچھے گی۔

اگر رات کو رونا اور گڑگڑانا' خدا سے مانگنا ہاتھ پھیلانا' ملائیت اور بنیاد پرستی ہے تو یہ وہی اسلام ہے جس کو نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ لیکن اگر اس کے علاوہ ہے تو مفاد پرستوں کا سیاسی اسلام ہے اور سیاسی اسلام عزت نہیں ذلت دیتا ہے۔ مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر مضامین و تقریروں کے انبار تو لگائے جاتے ہیں مگر خود اپنے عمل کا جائزہ' اپنے ایمان و اسلام کی فکر کوئی نہیں کرتا' گویا خود پر کوئی ذمہ داری نہیں' جب ہر مسلمان اور اس کا ہر خطیب و صاحب قلم ہر لیڈر و قائد' اسلامی احکامات کا مکلف دوسروں ہی کو سمجھے تو اسلام کہاں سے آئے گا اور جب اسلام نہیں آتا تو پھر مسلمان نام' قوم اور دوسری قوموں میں فرق ہی کیا رہ جاتا ہے؟ اور پھر شکوہ کس بات کا' قرآن کریم نے بہت صاف اور واضح الفاظ میں فرمایا:

ترجمہ: "مومنو! خدا پر اور اس کے رسول پر اور جو اس نے اپنے پیغمبر علیہ السلام (آخرالزمان) پر نازل کی ہے اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل کی تھیں سب پر ایمان لاؤ۔"

کیا ایمان سے مراد صرف زبانی ہے اور عمل سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ بڑھئے آگے قرآن مجید کیا کہتا ہے:

ترجمہ: "مومنو! اسلام میں پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔" (سورۃ البقرہ)

اب ہم اپنا جائزہ لیں کہ ہماری زندگی کا کتنا حصہ اسلام کے مطابق ہے اور کتنا شیطان کے پیچھے چلنے میں لگ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کا وعدہ تو اس پر ہے کہ مسلمان خدا کے دین پر عمل کریں گے تب وہ خدا کی مدد کے مستحق ہوں گے اور ان کو ثابت قدمی حاصل ہوگی اور پھر ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا' فرمایا:

ترجمہ: "اگر خدا تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔" (سورۃ آل عمران)

مسلمانوں کو صرف مسجد یا خانقاہ میں پڑے رہنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے' وہ زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کریں گے' تاکہ وہاں اسلامی اخلاق و کردار' ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت و احساس ذمہ داری' امانت و دیانت' انسانوں سے محبت' خدا کی مخلوق پر رحمت و رافت کا مظاہرہ ہو' لوگ دیکھیں اور سبق لیں کہ مسلمان ڈاکٹر ایسا ہوتا ہے' مسلمان مزدور

ایسا ہوتا ہے‘ مسلمانوں کے ہر طبقہ اور ہر صلاحیت کے آدمی کو جو ذمہ داری دی جاتی ہے وہ اس کا پورا حق ادا کرتا ہے۔

جب مسلمانوں کی زندگی یہ ہوگی تو وہ سر پہ بٹھائے جائیں گے‘ بلکہ ظلم وجور کی ماری دنیا انہیں سے کہے گی لو اب تمہیں کاروبار حکومت کو بھی سنبھالو تاکہ خدا کی مخلوق کو چین نصیب ہو‘ خدا کی دھرتی پر ظلم و ناانصافیوں کا دروازہ بند ہو۔

اسلام پوری انسانیت کے لئے دین رحمت بن کر آیا ہے‘ اسلام لے کر آنے والے نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمتہ للعالمین (پوری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے) وہ کسی خاص قوم اور خاص ملک کے لئے رحمت بنا کر نہیں بھیجے گئے ہیں وہ پوری انسانیت بلکہ پوری خلق خدا کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ لہٰذا اب یہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ دنیا کی دوسری قوموں کو اسلام سے متعارف کرائیں اور بتائیں کہ اس وقت کی دکھی انسانیت کے لئے اگر کوئی راہ نجات ہے تو وہ اسلام ہے۔ جو انسانوں کو انسانوں سے پیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے‘ اور زندگی کے وہ ضابطے اور اصول بتاتا ہے جس کو اپنا کر ہی آج کی دکھی انسانیت کو سکون مل سکتا ہے‘ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان اپنے زوال و پستی کا رونا دھونا کرنے کے بجائے اپنے صحیح مقام کو پہچانیں اور دنیا کے سامنے عملی میدان میں اسلام کی صحیح اور سچی تصویر پیش کریں جس کو دیکھ کر قومیں اسلام کو گلے سے لگائیں اور قتل و غارت گری کے طوفانوں سے نکل کر پیار و محبت کے شامیانہ کے سائے میں آجائیں اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب مسلمان بہ زبان حال یہ کہیں کہ۔

میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

○

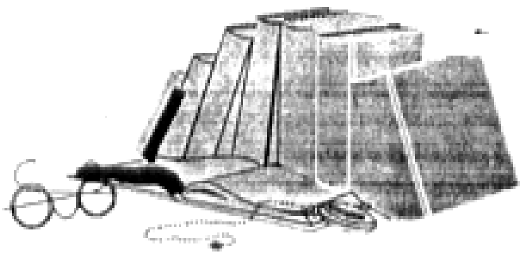

تبصرہ کتب

نام کتاب : پاکستان میں بائبل کی بطور نصاب تدریس عیسائیوں کے مطالبے پر ایک نظر

مصنف : محمد اسلم رانا

ضخامت : ۸۰ صفحات

قیمت : ۲۵ روپے (اشاعت فنڈ بمع ڈاک خرچ)

ملنے کا پتہ : مکتبہ مرکز تحقیق عیسائیت ملک پارک شاہدرہ‘ لاہور

ملک عزیز پاکستان میں آج کل مسیحی حضرات امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کے تقاضوں پر عمل کرکے بدامنی اور اشتعال انگیز کارروائیوں میں مصروف عمل ہیں امریکہ‘ برطانیہ‘ فرانس‘ جرمنی وغیرہ مسیحی ممالک میں ایک مسلمان پارلیمنٹ کا ممبر نہیں‘ کوئی ڈی ایس پی کورٹ کا جج مسلمان نہیں ہے۔ کسی کلیدی عہدہ پر مسلمانوں کی نمائندگی نہیں۔ پاکستان میں پارلیمنٹ‘ عدلیہ‘ انتظامیہ‘ فوج ہر جگہ مسیحیوں کی پذیرائی کی جاتی ہے۔ ان کی نمائندگی موجود ہے‘ اس پر بجائے شکر گزار ہونے کے وہ مزید برآں اشتعال انگیز مطالبات کے ذریعہ پاکستان میں بدامنی پھیلانے کے درپے ہیں۔ برطانیہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین قابل تعزیر جرم ہے۔ لیکن اگر یہی قانون پاکستان میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے بن گیا ہے تو یہ اس پر سیخ پا ہیں۔ بیرونی اشاروں پر ملک عزیز کے امن کو آگ لگا رہے ہیں پاکستان کو بدنام کیا جارہا ہے‘ جلسے جلوسوں کے ذریعہ امریکہ شیطان کو خوش کررہے ہیں۔ یہ انتہائی ناانصافی اور طوطا چشمی ہے۔ ان کا نیا مطالبہ کہ نصاب میں مسیحیت کو شامل کیا جائے‘ یہ کتنا اشتعال انگیز اور خطرناک مطالبہ ہے پاکستان کی نظریاتی سرحدوں پر بھرپور دشمن کا وار ہے۔ ان سنگینی و شرانگیزی‘ بدنیتی کو واضح کرنے کے لئے جناب رانا محمد اسلم نے یہ شاندار کتابچہ مرتب کیا ہے۔ رانا صاحب عیسائیت کے مسئلہ پر محقق کا درجہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے بروقت یہ خوبصورت رسالہ لکھ کر رہنمائی کی ہے اور دشمن کے عزائم سے باخبر کیا ملک کے وفادار مسیحی حضرات بھی اس سے حق کا راستہ حاصل کرسکتے ہیں۔

○

نام کتاب : ذکری ریاست قلات کے حکمرانوں کے نظر میں

مصنف : حضرت مولانا قاضی محمد انور صاحب

ضخامت : ۹۶ صفحات

قیمت : درج نہیں

ملنے کا پتہ : مکتبہ دارالعلوم بھاگ ناڑی ضلع بولان بلوچستان

مکران بلوچستان میں ذکری فتنہ سید محمد

باقی صفحہ ۸ پر

اخبار ختم نبوت

ٹنڈو آدم میں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ نمائندہ خصوصی (عابد حسین پنھور) ٹنڈو آدم شہر شمع ختم نبوت کے پروانوں کا شہر ہے یہاں ہر سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و شبان ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس ہوتی ہے۔ حسب سابق اس سال بھی ۱۰ جولائی ۹۸ء بروز جمعۃ المبارک کو ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا گیا اعلان ہوتے ہی شمع ختم نبوت کے پروانے بالخصوص شبان ختم نبوت کے جیالے کارکن کانفرنس کی تیاری کے لئے مصروف ہوگئے اشتہارات چھپوانا' اور پھر ان کا شہر میں چسپاں کرنا دیگر شہروں تک بذریعہ ڈاک اور دستی پہنچانا' دعوتیں دینا غرض یہ کہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ٹنڈو آدم کے غیور نوجوانوں نے دن رات ایک کردیا اور پھر وہ دن بھی آگیا جس کی تیاری کی جارہی تھی۔ ۱۰ جولائی کو صبح ہی سے اراکین شبان دفتر میں جمع ہونا شروع ہوگئے اور پھر جامع مسجد ختم نبوت (جہاں کانفرنس کی دن کی نشستیں ہوئی تھیں) کو بینروں سے سجادیا گیا۔

پہلی نشست:

کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز صبح گیارہ بجے ہوا' پہلی نشست میں حافظ محمد اکرم صاحب اور حافظ محمد زاہد تجازی صاحب اور مولانا محمد طاہر کی صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا نذر عثمانی صاحب (حیدر آباد) اور مرکزی جنرل سیکریٹری حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ نے خطابات کئے حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہر مسلمان کی غیرت کا تقاضہ ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین گستاخ ٹولہ قادیانیت سے مکمل بائیکاٹ کرے اگر مسلمان صرف اور صرف بائیکاٹ ہی کرلیں تو قادیانی یا تو مسلمان ہوجائیں گے یا ملک چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

دوسری نشست:

بعد نماز جمعہ دوسری نشست کا آغاز حافظ عبدالوحید جمالی کی تلاوت قرآن سے ہوا' تلاوت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے رہنما جناب محمد اعظم قریشی صاحب نے نظم پیش کی' نظم کا پہلا شعر یہ تھا۔

یوں عشق کی تکمیل مسلمان کریں گے
اس جان دو عالم پہ فدا جان کریں گے

ان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد علی صدیقی صاحب (گولارچی) نے فتنہ قادیانیت پر سیر حاصل خطاب کیا۔ ان کے بعد کانفرنس کے اسٹیج سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا ابوطلحہ راشد مدنی نے خطاب کیا اور انہوں نے کہا کہ موجودہ بدامنی' لاقانونیت' قتل و قتال درحقیقت خدا کا عذاب ہے اس جرم میں کہ ہم فخر موجودات وجہ تخلیق کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت و عزت و ناموس سے چشم پوشی کررہے ہیں اور آپ کے دشمنوں سے نرمی کا برتاؤ کررہے ہیں۔

تیسری نشست:

بعد نماز عصر کانفرنس کی تیسری نشست میں مولانا عبدالقیوم عباسی نے سیرت النبی پر خطاب کیا اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب رحمانی نے سوال و جواب کی نشست میں مختلف سوالات کے جوابات دیئے اور قانون توہین رسالتؐ پر عیسائی اور دیگر اسلام دشمن گروہوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔

نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کی ٹنڈو آدم آمد:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم نے ٹیلیفون پر اطلاع فرمادی تھی کہ میں جمعہ پڑھاکر ٹنڈو آدم کے لئے روانہ ہوں گا۔ پروگرام کے مطابق حضرت کے استقبال کے لئے شبان ختم نبوت کے کارکن محمدی چوک پر بعد نماز عصر پہنچ گئے۔ اور مولانا راشد مدنی اور شبان ختم نبوت چوٹلی گڑھ کالج کے آرگنائزر جناب عابد حسین پنھور اور محمد طاہر کی موٹر سائیکلوں پر شہر سے باہر بائی پاس پر حضرت کے استقبال کے لئے چلے گئے تقریباً" شام سات بجے حضرت اقدس ٹنڈو آدم پہنچے جیسے ہی حضرت کی گاڑی محمدی چوک پر پہنچی تو نوجوانوں نے گاڑی پر پھولوں کی برسات شروع کردی اور حضرت کو جلوس کی شکل میں رہائش گاہ پر پہنچایا گیا۔ جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم

میں نماز مغرب کی امامت حضرت اقدس نے فرمائی۔ مغرب کے بعد باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کے لئے کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

چوتھی اور آخری نشست:

عشاء کی نماز کے بعد کانفرنس کی چوتھی اور آخری نشست چھتری چوک ٹنڈو آدم پر ہوئی' آغاز دارالعلوم ختم نبوت کے مدرس قاری شیر محمد بلوچ کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ تلاوت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا خان محمد صاحب جمالی نے نعت اور نظم پیش کی۔ نعت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو الہ یار کے رہنما مولانا محمد راشد صاحب' نواب شاہ کے رہنما مولانا محمد ارشد مدنی صاحب' نیو سعید آباد کے رہنما مولانا محمد اسجد مدنی صاحب نے تقاریر کیں۔ ان کے بعد مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیلی خطاب کیا۔ حیدر آباد کے معروف خطیب قاری محمد کامران صاحب نے سیرۃ النبی کے عنوان پر قاری محمد حنیف ملتانی مرحوم کے انداز و آواز میں خطاب کرکے ایمان تازہ کردیا۔ مولانا بشیر احمد صاحب مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (سکھر) نے تحریک ختم نبوت ۵۳ء' ۷۴ء اور ۷۴ء کے حالات و واقعات بیان کئے۔ اسی دوران حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب جلسہ گاہ تشریف لائے تو حاضرین جلسہ نے کھڑے ہوکر پرجوش نعروں سے حضرت کا استقبال کیا۔ فضاء اللہ اکبر' ختم نبوت زندہ باد' قادیانیت مردہ باد' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد' قائدین تحریک ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ حضرت لدھیانوی صاحب کے بیان کے بعد جب شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا اعلان کیا تو سامعین نے بھرپور انداز میں مولانا کا خیرمقدم کیا' مولانا نے سیرۃ النبی پر تفصیلی خطاب فرمایا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے علمائے کرام' معززین شہر اور عوام الناس سمیت شبان ختم نبوت کے کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔ کانفرنس میں تمام مقررین نے حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر حکومت نے قانون توہین رسالت' میں ترمیم یا تبدیل کیا گیا تو سخت مزاحمت کی جائے گی اور مطالبہ کیا گیا کہ عیسائیوں کو پابند کیا جائے کہ وہ اشتعال انگیزیوں سے باز آجائیں۔ تمام حاضرین جلسہ نے تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت' کے لئے علمائے کرام قائدین تحریک ختم نبوت کی قیادت میں ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا' اس طرح یہ کانفرنس رات ڈیڑھ بجے علامہ احمد میاں حمادی صاحب کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

مرزا طاہر کا بیان ان کے دادا کی نبوت کی طرح دجل و فریب کا مرقع ہے
اسلام کا عالمی غلبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہوگا
ارتداد کی شرعی سزا' سزائے موت قرآن' سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں حاجی بلند اختر نظامی' علامہ ابن مسعود ہاشمی' قاری محمد زبیر' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے ایک اخباری بیان میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے بیان کو ان کے دادا (مرزا غلام احمد قادیانی) کی نبوت کی طرح دجل و فریب کا مرقع قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسلام کے عالمی غلبہ کا تصور قرآنی تعلیمات کے عین مطابق اور احادیث صریحہ وصحیحہ سے ماخوذ ہے اور یہ عالمی غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کے وقت ہوگا۔ نیز انہوں نے کہا کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مرتد کی شرعی سزا عین تعلیمات نبویہ کے مطابق ہے۔ بخاری شریف میں صحیح حدیث موجود ہے کہ (من ارتد فاقتلوہ) "یعنی جو شخص مرتد ہوجائے اس کو قتل کردو" چونکہ قادیانیوں کی تمام تر مساعی امت مسلمہ میں نقب زنی اور مسلمانوں کو قادیانی بنانے کے لئے ہیں جب ایک شخص قادیانی ہوجاتا ہے تو وہ مرتد ہوجاتا ہے۔ جس کی سزا اسلام میں موت ہے' اس لئے مرزا طاہر احمد قادیانی اس کا انکار کرکے اپنی مساعی کو برقرار رکھنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی' کانگریس کے رکن کا یہ بیان کہ "مرزا طاہر احمد ہماری زبان میں بات کرتے ہیں۔" ہمارے موقف کی تائید ہے کہ مرزا طاہر امریکہ' برطانیہ' اسرائیل اور انڈیا کی زبان میں بات کرتے ہیں۔ مسلمان ممالک اور مسلم عوام کو سمجھ لینا چاہئے کہ قادیانیوں کی سرگرمیاں امت مسلمہ کے لئے نہیں بلکہ عالم کفر کے لئے ہیں۔

ختم نبوت کے رہنماؤں کا اجلاس

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا اجلاس مولانا محب النبی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا ظفر اللہ شفیق' مولانا محمد احمد مجاہد' قاری محمد امین عاجز' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' قاری محمد احسان سمیت بہت سے حضرات نے شرکت کی۔ اجلاس میں یوسف کذاب کے چیلوں کی طرف سے کذاب کیس کے مدعی اور تحریک ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کے نام دھمکی آمیز خط کے مضمرات پر غور و خوض ہوا۔ اجلاس میں کہا گیا کہ اگر مولانا شجاع آبادی کو کوئی نقصان پہنچا تو

اس کی ذمہ داری یوسف کذاب' اس کے وکیل سلیم اے رحمٰن' ایس ایم زمان اور اس کے نام نہاد خلیفہ سہیل احمد خان' عبدالواحد' سید زید زمان پر ہوگی۔ اجلاس میں تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ کسی قسم کی دھمکیوں سے مرعوب ہوئے بغیر کذاب کو قانونی طور پر کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو وقف کردیں گے۔ نیز یہ بھی عزم کیا گیا کہ ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا' لاہور میں کانفرنس سے علمائے کرام کا خطاب

لاہور (پ ر) ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا کے قانون کو ختم کرنے' ترمیم کرنے غیر موثر کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور تحریک ختم نبوت کے پرجوش مبلغ مولانا اللہ وسایا' محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا منور حسین صدیقی' ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی اور مولانا حاجی محمد شریف نے مرکزی جامع مسجد شادی پور داروغہ والا میں منعقدہ "سیرۃ خاتم الانبیاء کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ قارئین نے کہا کہ بعض لادین اور قادیانی لابی مسیحیوں کو کھلونا بنا کر اس قانون کو ختم کرنے کی سازش کر کے ملک میں خانہ جنگی کرانا چاہتی ہیں۔ حکومت پر ان کے دباؤ کو مسترد کر کے گومگو کی پالیسی ختم کرے اور ناموس رسالتؐ کی حفاظت کا واضح اعلان کرے مقررین نے کہا کہ ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے کبھی دو رائیں نہیں ہوئیں۔ ہر دور میں جان ہتھیلی پر رکھ کر امت نے ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ کیا ہے۔

ملکی استحکام کے لئے قادیانیوں کو کلیدی اداروں سے برطرف کیا جائے
ختم نبوت کے باغیوں کا علمی و سیاسی سطح پر تعاقب جاری رہے گا
ختم نبوت کانفرنس سے ممتاز عالم دین مولانا اللہ وسایا اور دیگر علمائے کرام کا خطاب

کراچی (پ ر) انٹرنیشنل سیرۃ فورم کے زیر اہتمام جامع مسجد چہار مینار ڈالمیا میں چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ اسلام و ملک دشمن اور ختم نبوت کے باغی قادیانیوں کا پوری دنیا میں علمی و سیاسی سطح پر تعاقب جاری رہے گا انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر اور قادیانی جماعت پوری دنیا میں عموماً" اور یورپ میں خصوصاً" پاکستان اور مسلمانان پاکستان کے خلاف جو مذموم پروپیگنڈہ کر رہے ہیں وہ آئین اور دستور کے سراسر خلاف ہے حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ اس کا سختی سے نوٹس لے اور سفارتی ذرائع استعمال کر کے قادیانیوں کے پروپیگنڈے کا جواب دے سیرۃ فورم کے سیکریٹری جنرل مفتی شمس الحق مشتاق نے کہا کہ ملک کے امن و امان کی خرابی میں سرکاری عہدوں پر فائز قادیانی افسران کا ہاتھ ہے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ میں قادیانی افسران جاسوسی کرتے ہوئے پکڑے گئے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں قادیانیوں کو ہر قسم کی مراعات ہے لیکن اس کے باوجود قادیانی بیرونی ممالک میں کاروبار کرنے اور ملازمتیں حاصل کرنے کے لئے پاکستان میں اپنے اوپر مظالم کا جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے اور جھوٹے پروپیگنڈے کی بناء پر قادیانیوں کے خلاف آئین پاکستان کی خلاف ورزی اور پامالی کا مقدمہ درج کیا جائے۔ کانفرنس سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے شیخ الحدیث علامہ عبدالرؤف صاحب نے فرمایا کہ قادیانی اسلام اور پاکستان کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے چھوڑ کر جھوٹی نبوت کے ماننے سے توبہ کریں اور دائرہ اسلام میں داخل ہوجائیں یا آئین پاکستان کے مطابق غیر مسلم اقلیت ہونے پر اکتفا کریں انہوں نے کہا کہ میں حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف موثر کارروائی عمل میں لائے اور انہیں شعائر اسلام کو استعمال نہ کرنے کا پابند کیا جائے کانفرنس سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے حکومت کو خبردار کیا کہ اگر کلیدی اور حساس اداروں سے قادیانیوں کو الگ نہ کیا گیا تو پاکستان کا استحکام اور دفاع خطرے میں پڑ جائے گا کانفرنس سے مولانا احسان اللہ ہزاروی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا اقبال اللہ' مولانا نعیم امجد سلیمی' مختار بہادر حقانی نے بھی خطاب کیا جبکہ انتظامیہ کمیٹی کے چیئرمین پیر صابر شاہ شیرازی نے شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کیا اور شہدائے ختم نبوت کے ایصال ثواب اور ملکی ترقی اور استحکام کے لئے دعا فرمائی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے کورنگی میں سیرۃ النبی کانفرنس

کورنگی (خان محمد جمالی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اپنے محدود وسائل کے اعتبار سے مرزائیوں کے تعاقب کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے۔ ۱۷ ربیع الاول بمطابق ۱۲ جولائی اتوار کی شام کو "سیرۃ النبی" کے عنوان سے جلسہ ہوا۔ جس میں باحیثیت مرکزی مبلغ ایک ہفتہ پہلے یہاں کورنگی کے قریب

تحصیل فیض گنج میں جماعت نے ملا اور کرونڈی میں کام کرنے کے لئے طریقے پر مشورہ لیا اور احباب نے بتایا کہ کرونڈی شہر میں اکثریت مسلمانوں کی ہے' لیکن وہ قادیانیوں کے ساتھ تعلق رکھے ہوئے ہیں۔

جماعت نے بتایا کہ کرونڈی شہر میں ایک وڈیرا جس کا نام محمد صادق راجپوت ہے وہ آپ کی کچھ مدد کرے گا' میں جب اس سے ملا تو وہ غازی و مجاہد حاجی مانک کا سفرو حضر کا ساتھی نکلا' لہٰذا اس سے حال و احوال کیا کہ یہ مہینہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا مہینہ ہے۔ اسی عنوان سے آپ کوئی یہاں جلسہ کروائیں وڈیرے صاحب نے کہا میں بالکل جلسے کے لئے تیار ہوں اور اس کا سارا خرچہ میرے اوپر ہے۔ اس کے بعد فیض گنج کے علما سے ملا۔ حافظ خادم حسین صاحب سے جلسے کا پروگرام لیا اور آس پاس کے (گوٹھوں' گاؤں) میں اعلانات کروائے۔ ہمارے مرکزی مبلغین میں سے مولانا بشیر احمد صاحب مدظلہ' مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب مدظلہ نے شرکت فرمائی۔ الحمدللہ جلسے کا آغاز مغرب کے بعد شروع ہوا سب سے پہلے مولانا محمد ارشد صاحب نے سیرت پر گفتگو فرمائی اس کے بعد مولانا بشیر احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ کہا کہ اے مسلمانو! تمہاری غیرت کو کیا ہوگیا ہے کہ تم دنیا کے مقابلے میں دین کو برباد کررہے ہو۔ قیامت کے دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ مرزا قادیانی جھوٹا مدعی نبوت تھا اور اس کے ماننے والے بھی اب بھی دجل و فریب سے کام لے رہے ہیں۔ الحمدللہ ہم سچے نبیؐ کے امتی ہیں اور اپنے نبیؐ کی عزت کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں اس کے بعد مولانا جمال اللہ الحسینی نے اپنے انداز میں فرمایا کہ یہ کرونڈی کی سرزمین حاجی مانک" کی یاد تازہ کرتی ہے' کبھی تو یہاں مرزائی عبدالحق نامی مرزائی کام کرتا ہے تو ان گستاخ کو اس خطے میں رہنے نہیں دیا جاتا۔ لیکن آج صورتحال یہ ہے کہ مسلمانوں کے شہر کرونڈی میں مرزائی عبادت گاہیں بناکر تبلیغ کررہے ہیں۔ نوجوانوں کو ربوہ کی سیر کرواکر گمراہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اس کے بعد خطیب سندھ حافظ خادم صاحب اپنے مایہ ناز انداز میں سیرت پر خطاب کرتے ہوئے رات کی خاموش فضا میں قرآن کی لوری دیتے رہے جس سے لوگ محظوظ ہوئے

آخر میں جماعت میں شرکت کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا گیا خصوصاً" مولانا محمد قاسم صاحب ہنگوں والے کی دعائے خیر ہوئی کرونڈی کے مسلمانوں کے حالات پر خدا سے التجا کی گئی کہ ان کو دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بائیکاٹ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

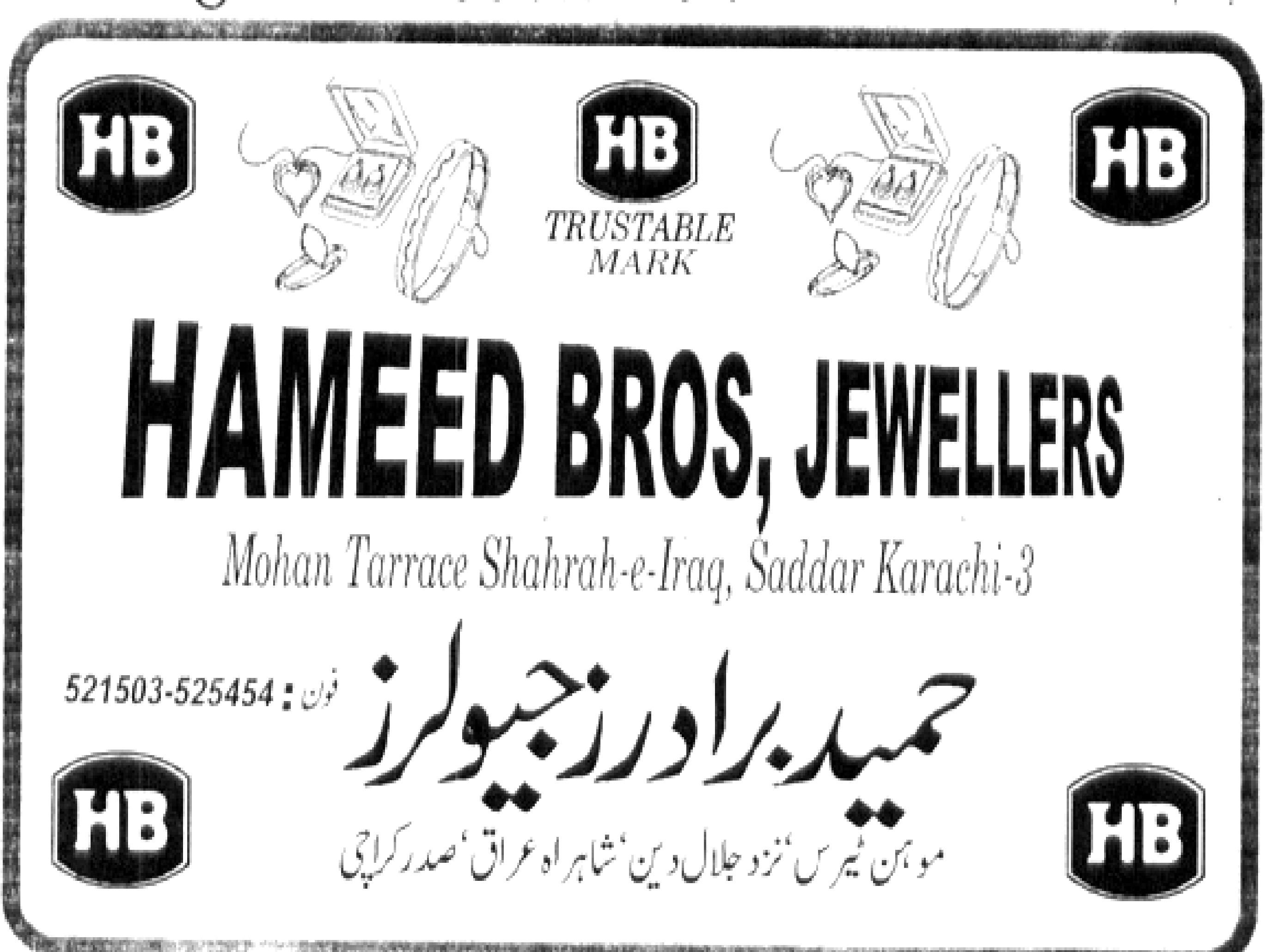

مسلم نوجوانو! اپنی جوانی و زندگی اپنے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کردو (مولانا ابوطلحہ راشد مدنی)

رپورٹ نمائندہ خصوصی (عابد حسین بنھور) مورخہ ۱۸ جولائی بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بلال مسجد ختم نبوت قائد اعظم کالونی ٹنڈو آدم شبان ختم نبوت یونٹ قائد اعظم کالونی کے زیر اہتمام ایک تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے کالونی کے نوجوان ساتھیوں نے کالونی اور گردونواح کے دیگر نوجوانوں سے انفرادی ملاقاتیں کرکے انہیں پروگرام کی دعوت دی دو روز قبل ہی کالونی کے سرگرم کارکن عابد حسین، زاہد حسین بنھور اور عبدالقدوس جمالی کی رہبری میں مولانا راشد مدنی، محمد شعیب، سید خورشید عالم، محمد اقبال مغل وغیرہم نے نوجوانوں سے ملاقاتیں کیں۔ اسی تربیتی نشست کا آغاز حافظ محمد عبداللہ انصاری کی تلاوت قرآن سے ہوا تلاوت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا ابوطلحہ راشد مدنی نے نوجوانوں سے عقیدۂ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت واہانت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر تفصیلی خطاب کیا، مولانا نے نوجوان سے اپیل کی خدارا! اپنی صلاحیتوں کو ڈش، وی سی آر، کھیل کود اور غیر اخلاقی باتوں پر برباد نہ کرو اپنی جوانی اور صحت کو غنیمت جانو سب سے قیمتی جوانی وہ ہے جو جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور عزت و ناموس کے لئے وقف ہوجائے اپنی زندگیاں اس عظیم پیغمبر کے نام کردو جس نے مکہ، طائف، شعب ابی طالب میں اپنی امت کے لئے ہر اذیت و تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا، کتنے افسوس کا مقام ہے کہ آج ہمارا قیمتی سرمایہ مسلم نوجوان قومیت پر اپنا خون بہارہا ہے، مسلک پر قتل ہورہا ہے برادری کے نام پر قتل ہورہا ہے اور اس سے بڑھ کر بالکل بے مقصد مررہا ہے نہ قاتل کو معلوم ہے کہ میں کیوں قتل کررہا ہوں، اور نہ مقتول کو معلوم کہ میرا جرم کیا ہے، قاتل بھی نوجوان مقتول بھی نوجوان صرف بربادی ہی بربادی۔ مولانا نے سوال کیا کہ میں پوچھتا ہوں ان جوانوں سے جنھوں نے اپنی زندگیاں اور صلاحتیں مسلک، قوم اور سیاست کے لئے وقف کرکے خود غرض سیاست دانوں کے لئے ایندھن بن رہے ہیں، اس کے بدلے میں آپ کو کیا ملا کچھ بھی نہیں اور ملے گا بھی کچھ نہیں۔ اگر دنیا و آخرت کی نجات چاہتے تو ہو تو اس عظیم ہستی کی عزت و ناموس کے لئے کام کرو جو قبر و حشر میں ہمارا منجی ہے جس کے صدقے ہمیں آخرت میں نجات ملے گی، کیا یہ دنیاوی قائدین ہمیں قیامت کے دن خدا کی پکڑ سے بچائیں گے؟ یہ تو خود بچ جائیں تو کافی ہے۔ ہمارا قائد، رہبر و رہنما صرف اور صرف ایک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مولانا نے کہا کہ شبان ختم نبوت اس ملک میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا ہر صورت میں تحفظ چاہتی ہے اور گستاخان رسول قادیانیوں کا مکمل خاتمہ چاہتی ہے۔ شبان ختم نبوت ایک عزم کا نام ہے شاہ بخاریؒ کی للکار، حضرت جالندھریؒ کی یلغار کا نام ہے، میرے نوجوان بھائیو! آیئے شبان ختم نبوت میں شامل ہوکر اپنی زندگیاں اپنے پیارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف کردیں۔ مولانا کے خطاب کے بعد نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے خاتمہ تک جدوجہد کے لئے اپنے نام پیش کئے، جس کے بعد شبان ختم نبوت یونٹ قائد اعظم کالونی کا انتخاب کیا گیا، جس کے مطابق صدر جناب مصباح الحق آرائیں، جنرل سیکریٹری عابد حسین بنھور، پروپیگنڈہ سیکریٹری جناب عبدالقدوس جمالی، فنانس سیکریٹری محمد اقبال اور پریس سیکریٹری ثناء اللہ اعظم جنجوعہ کو اتفاق رائے سے منتخب کیا گیا، جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ قائد اعظم کالونی کے رہنما ڈاکٹر محمد خالد، محمد اعظم جنجوعہ اور خانمیر خان سے استدعا کی گئی کہ وہ شبان کے جوانوں کی بھرپور سرپرستی فرمائیں۔ آخر میں مولانا راشد مدنی، عابد حسین، ڈاکٹر خالد کی طرف سے تمام حاضرین کی چائے و دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی۔ یہ محفل، مولانا ابوطلحہ راشد مدنی کی دعا پر رات تقریباً "۱۲ بجے اختتام کو پہنچی۔

عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی روح ہے' قادیانیت کا اسلام سے دور کا بھی کوئی رشتہ نہیں قادیانی فتنے کو انگریز سامراج نے اپنے سیاسی مقاصد کی خاطر جنم دیا تھا (مولانا نذیر احمد تونسوی)

رپورٹ: ابو مریم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے گزشتہ دنوں جامع مسجد شرف آباد' جامع مسجد ریاض دہلی مرکنٹائل' جامع مسجد میٹروول' جامع مسجد صدیق اکبر گلشن اقبال' جامع مسجد باب الرحمت انچولی' جامع مسجد توحید گلشن حدید' جامع مسجد صدیق اکبر میٹروول' جامع مسجد باب الصحت' جامع مسجد گلشن جامی' جامعہ رشیدیہ قائد آباد' جامع مسجد اقصیٰ گلی پائی چوک شیر شاہ' بنارس چوک' جامع مسجد صدیق اکبر اورنگی ٹاؤن وغیرہ میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رشد و ہدایت کے لئے سوا لاکھ کے قریب انبیاء کرام دنیا میں مبعوث فرمائے۔ سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ ہیں جس طرح آدم سے پہلے نبوت ورسالت کا تصور نا ممکن ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو نبوت ملنے کا تصور نا ممکن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے۔ گزشتہ چودہ سو سالہ تاریخ اسلام اس بات کی گواہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب بھی کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تو امت مسلمہ نے سنت صدیقی پہ عمل پیرا ہو کر ایسے بد بخت انسان کو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی طرح جہنم رسید کر کے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے دور غلامی میں انگریز سامراج نے اپنے سیاسی عزائم کی تکمیل کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کرایا۔ اور مرزا قادیانی نے انگریزوں کی خوشنودی کے لئے حرمت جہاد کا فتویٰ صادر کیا اور اپنی ساری زندگی انگریزوں کی ثناء خوانی اور ان کی خوشامد میں صرف کر دی۔ آج بھی امت مرزائیہ اسلام دشمن طاقتوں سے خفیہ رابطے رکھ کر ملک و ملت کے خلاف خطرناک سازشوں میں مصروف ہے' اور قادیانی لیڈر مرزا طاہر احمد لندن میں اپنے آقا انگریز سرکار کی گود میں بیٹھ کر ملک ملت کے خلاف زہر اگل کر اپنے دادا کی سنت ادا کرنے میں مصروف ہے۔ قادیانیت کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج وطن عزیز میں قادیانی پھر ایک سازش کے تحت بڑی تیزی سے اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف نظر آتے ہیں اور کراچی کے بعد حساس علاقوں اور اداروں میں ان کی سرگرمیاں تشویشناک حد تک بڑھ چکی ہیں ان حالات میں مسلمانوں میں قادیانیت کے خلاف اشتعال پایا جانا ایک فطری عمل ہے اور یہ اشتعال بڑھ کر تحریک کی شکل بھی اختیار کر سکتا ہے۔ اس لئے حکمرانوں کا یہ فریضہ بنتا ہے کہ وہ قادیانیت کے کفریہ عقائد و عزائم کے پرچار کو روکنے کا بندوبست کرے اور قادیانی گروہ کو ملک کے آئین کا پابند بنایا جائے تاکہ مسلمانوں میں پایا جانے والا اشتعال کم ہو۔ انہوں نے کہا کہ بعض مقامات پہ قادیانی بڑے منہ زور ہو چکے ہیں سرعام قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کر کے اپنے ناپاک ارادوں کی تکمیل چاہتے ہیں اس لئے انتظامیہ کے افراد ملک و ملت کے مفاد میں فیصلہ کرتے ہوئے قادیانیت کے کفریہ عقائد کے پرچار کا فوری سدباب کریں ورنہ قادیانیوں کی حماقت کسی بڑے سانحے کا باعث بن سکتی ہے۔

REGD. NO. SS-160

تیرھویں عالمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام

سالانہ

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

بتاریخ **9** اگست ۱۹۹۸ء بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم

صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے بروز اتوار

زیرِ سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چیدہ عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • قادیانیت کے عقائد و عزائم

مسئلہ جہاد • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 ایچ زیڈ یو کے
0171 737 8199